شیطان کا مکر و فریب اور اُس کا عِلاج

مکتبہ برکات المدینہ
اہلسنت کا منفرد اشاعتی ادارہ

تصنیف
ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید قرشی بغدادی
المعروف
امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تخریج
محمد کہف الوریٰ قادری مصباحی

www.waseemziyai.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن وسنت کا عظیم ادارہ مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (Boys & Girls)

جہاں اسلامی وعصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء وطالبات

شعبہ حفظ: 150	شعبہ ناظرہ: 386
شعبہ درسِ نظامی: 150	شعبہ تجوید: 14

اور انہی شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء جامعہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام، قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے

اسٹاف
Male/Female

شعبہ حفظ وناظرہ 21 اساتذہ	شعبہ عصری علوم یعنی اسکول کالج وکمپیوٹر 21 اساتذہ
شعبہ درسِ نظامی وتجوید 20 اساتذہ	باورچی 3 خادم 6 چوکیدار 2

کُل طلباء وطالبات کم وبیش 700 اور مکمل اسٹاف 72 افراد پر مشتمل ہے

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (بادامی مسجد) گئوگلی میٹھادر کراچی پاکستان

Account Detail

Account Title: M.arshad and Shahzad **Branch code:** 15
A/c Number: 6-01-15-20301-714-212608
Bank: habibmetro **Branch:** Jodia bazar

ادارے کے زیرِ اہتمام جامعہ کی تین عمارتیں (طلباء وطالبات کے لئے) اور دو مسجدیں چل رہی ہیں

مکائد الشیطان

کا پہلا سلیس اردو ترجمہ

شیطان کا مکر و فریب اور اس کا علاج

تصنیف

ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید قرشی بغدادی

المعروف امام ابن ابی الدنیا

ترجمہ و تخریج

محمد کہف الوری قادری مصباحی

مکتبہ برکات المدینہ

اہلسنت کا منفرد اشاعتی ادارہ

مکتبہ برکات المدینہ، جامع مسجد بہارِ شریعت، بہادر آباد، کراچی

فون: 34124141 موبائل: 0321-3531922

www.waseemziyai.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : شیطان کا مکر و فریب اور اس کا علاج

تصنیف : ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید قرشی بغدادی المعروف امام ابن ابی الدنیا

ترجمہ و تخریج : محمد کہف الوریٰ قادری مصباحی

صفحات : ۵۶

اشاعت بارِ اوّل : محرّم الحرام ۱۴۴۴ ہجری بمطابق اگست ۲۰۲۲ء

ناشر : مکتبہ برکات المدینہ، جامع مسجد بہارِ شریعت، کراچی

فون: 021-34124141 / 0335-2251682

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، انفال سینٹر، اردو بازار، کراچی اور لاہور۔ فون: 32212011

مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔ فون: 34926110

نیو مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔ فون: 0331-2207552

مکتبہ حماد، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔ رابطہ: 0314-2261916

مکتبۃ الغنی، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔ رابطہ: 0315-2717547

مکتبہ رضویہ، گاڑی کھاتہ، آرام باغ، کراچی۔ فون: 32627897

شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7246006

زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ، لاہور۔ فون: 7248657

مکتبہ اعلیٰ حضرت، دربار مارکیٹ، لاہور۔

مکتبہ نوریہ رضویہ، دربار مارکیٹ، لاہور۔

پروگریسو بکس، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7352795

فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7224899

مکتبہ مہریہ کاظمیہ، نیو ملتان۔ فون: 061-6560699

www.waseemziyai.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	6
۲	عرض ناشر	7
۳	تقدیم	9
۴	حالاتِ مصنف	14
۵	جنات کی قسمیں	17
۶	جنات کی ہیئت اور شکل	17
۷	ابلیس کا بچھونا	18
۸	جنات کا عورتوں کے پیچھے لگنے سے منع کرنا	18
۹	شیطان کے مکروفریب سے بچنے والا	20
۱۰	بھوت کو دیکھ کر کیا کرنا چاہیے	22
۱۱	"آیت الکرسی" شیطان سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے	22
۱۲	"آیت الکرسی" مریضوں کے لیے دوا ہے	25
۱۳	شیطان پر قرآن کا اثر	26
۱۴	مؤمن کا شیطان لاغر اور کمزور ہوتا ہے	27
۱۵	مؤمن اور شیطان کے درمیان جھگڑا	27
۱۶	شیطان اور انسان کا دل	28
۱۷	کلمہ "لا الہ الا اللہ" دل سے شیطان کو بھگا دیتا ہے	28

www.waseemziyai.com

۱۸	انسان کے کس حصہ میں شیطان رہتا ہے	28
۱۹	کیا زلزلے شیطان کی وجہ سے آتے ہیں؟	29
۲۰	بڑے شیطان کا مکر وفریب	29
۲۱	"ولہان" وضو کا شیطان ہے	30
۲۲	عالم، شیطان پر عابد سے زیادہ بھاری ہے	30
۲۳	ابلیس جن کا باپ ہے	31
۲۴	ابلیس کے رونے کی آواز (اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے)	32
۲۵	ابلیس اور اس کا کنبہ	32
۲۶	کون سا فریب اور دھوکا ابلیس کو زیادہ محبوب ہے	33
۲۷	عورت ابلیس کا ایسا تیر ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا	34
۲۸	انتہائی غصہ شیطان کا پھندا ہے	34
۲۹	دنیا شیطان کا جال ہے	34
۳۰	کیا شیطان انسان کی رگوں میں گردش کرتا ہے؟	35
۳۱	ابلیس کی سب سے بڑی چال بازی	36
۳۲	ابلیس کا اپنے رب سے گفتگو کرنا	36
۳۳	حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب	37
۳۴	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب	39
۳۵	حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب	40
۳۶	حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب	41
۳۷	حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب	42
۳۸	حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب	43
۳۹	قارون کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب	45
۴۰	بندوں کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب	46

www.waseemziyai.com

۴۱	ایک راہب کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	47
۴۲	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	48
۴۳	حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	49
۴۴	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	49
۴۵	عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ اور شیطان	50
۴۶	جانکنی کے وقت شیطان کی چال بازیاں	51
۴۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	51
۴۸	شیطان کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جلانے کا ارادہ	52
۴۹	ملعون ہونے سے پہلے ابلیس کا نام	52
۵۰	کیا ابلیس اشراف ملائکہ سے تھا؟	53
۵۱	حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کے درمیان مکالمہ	53
۵۲	جنات سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے مومنوں کی حفاظت کرتے ہیں	55
۵۳	شیطان کا سرمہ اور اس کا تھوک	55

حدیثِ مبارکہ

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (بخاری ومسلم)

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

انتساب

امام اعظم

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی

غوث اعظم

سید محی الدین عبد القادر جیلانی

ہم شبیہ غوث اعظم

سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی

مجدد اعظم

امام احمد رضا خان قادری بریلوی

محدث اعظم

سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی

سرکار کلاں

سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین

حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

www.waseemziyai.com

مرکز العلوم الاسلامیہ

تقریظِ جلیل

مفتی شمس الہدیٰ مصباحی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

وعلی جمیع من والاہ وبعد.

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور (یوپی) انڈیا، میں قرطاس وقلم کا جو شعور روز بروز ارتقا کی منازل طے کرتا جا رہا ہے، وہ جماعت اور مسلک کے لیے کافی خوش آیندہ ہے۔ درجۂ فضیلت اول ودوم کے طلبہ مجموعی اور انفرادی طور پر کتب مہمہ کی نشر واشاعت کے میدان میں قابلِ فخر اور لائق تقلید ہیں۔

عزیزم وفجسم مولانا **محمد کہف الوریٰ رضوی مصباحی سلمہ الباقی** نے اپنی دستار فضیلت بموقع عرس عزیزی یکم جمادی الآخرہ ۱۴۳۹ھ پر حافظ محدث فقیہ ابن ابی الدنیا کی "مکائد الشیطان" کا سلیس اردو ترجمہ "**شیطان کا مکروفریب اور اس کا علاج**" کی شکل میں ایک قیمتی تحفہ آپ کے ہاتھوں میں دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اسے قبولیت سے اور موصوف کو دعاؤں سے نوازیں گے۔ جامعہ کے باصلاحیت اور مؤقر استاذ، عزیز گرامی حضرت مولانا مفتی محمود علی مشاہدی مصباحی زید مجدہ نے چوں کہ کتاب کا مطالعہ فرمالیا ہے۔ اس لیے اس پر کچھ تحریر کرنے کے لیے میں نے کتاب کو باضابطہ مطالعہ کی ضرورت محسوس نہ کی۔

اس موضوع پر ابن اثیر کی "آکام المرجان" سمیت کئی کتابیں حیطۂ تحریر میں لائی گئیں مگر "مکائد الشیطان" کی اپنی ایک خاص شان اور پہچان ہے۔ اس میں جن، شیطان، بھوت پریت کی فریب کاریاں اور ان کا مؤثر علاج احادیث کریمہ اور معتبر روایات و

www.waseemziyai.com

واقعات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ جنات کی مختلف شکل وصورت ان کے اقسام وانواع، کنبہ، قبیلہ اوران کے نام، کام۔ ابلیس کا نام پہلے نائل یا عزازیل تھا، راندۂ درگاہ ہونے کے بعد ابلیس نام پڑا، اس سے وجہ تسمیہ بھی واضح ہوگئی۔ یہ افضل فرشتوں میں تھا حتیٰ کہ امام احمد رضا قدس سرہ جیسے مدققین نے اسے معلم الملکوت بھی لکھا ہے۔

ابلیس ابوالجن ہے۔ سالوں قبل میں نے طلبہ میں جستجو کی ترغیب دلائی کہ سیدنا آدم علیہ السلام ابوالبشر ہیں اور حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام البشر ہیں اور ابلیس کو ابوالجن کہا گیا تو ام الجن کون ہے؟ چند سال پہلے درجہ تحقیق کے مجسم مولانا محمد سرور اعظمی سلمہ نے محدث دہلوی جیسے کئی محققین کے حوالہ سے ثابت کیا کہ ام الجن کا نام نائلہ یا مارج ہے۔

شیطان نے بڑی بڑی اہم ترین ہستیوں کی نیکیوں کو ملیا میٹ کیا ہے۔ اچھے خاصے صوفیاے کرام بھی اس کی چال میں پھنس کر تباہ وبرباد ہوگئے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کے مطابق جن کے سایہ سے بھی شیطان بھاگتا تھا۔ انھیں بھی اپنے دام فریب میں لینے کی انتھک کوشش کی، حتیٰ کہ سید الانبیاء خاتم پیغمبراں علیہ الصلاۃ والسلام جن کی صحبت پاک کی برکت سے ان کا شیطان بھی ایمان لے آیا۔ کما رواہ البخاری فی صحیحہ. مگر اس بارگاہِ عالی جاہ میں بھی مکروفریب سے نہ چوکا پھر ہم آپ کس کھیت کی مولی ہیں، اس لیے ہمیں ہمہ دم شیطان کے خلاف کمربستہ رہنا ضروری ہے۔ اور اہلِ سنت کی غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا تو نعرہ ہی ہے، "شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔" ان شاء اللہ عزوجل۔

خداے پاک ہمیں اور آپ کو حسن توفیق سے نوازے اور مولانا محمد کہف الوریٰ سلمہ کی اس سعی کو مشکور بنائے۔ مزید خدماتِ دین متین کی توفیق رفیق دے۔ آمین بجاہ حبیبه الکریم علیه أفضل الصلاة والتسلیم۔

دعا گو:

شمس الہدیٰ عفی عنہ

خادم علم شریف الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ

۱۱ر ربیع الغوث شریف ۱۴۳۹ھ

www.waseemziyai.com

تقدیم

مفتی محمود علی مشاہدی مصباحی مدظلہ العالی

حامدًا ومصلیاً ومسلمًا

اللہ رب العزت کا بے پایاں کرم واحسان ہے کہ اس نے ہمیں ایمان واسلام کی دولت گراں بہا سے سرفراز کیا اور اپنے حبیب خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہونے کا شرف بخشا جن کی تعلیمات اور اخلاق وعادات آج بھی منارۂ نور ہیں اور صبح قیامت تک گم گشتگانِ راہ ہدایت اس کی ضیا بار کرنوں سے منور ہوتے رہیں گے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، برے خیالات اور طرح طرح کے شکوک وشبہات انسان کے دل میں ڈالتا ہے، مسلمان کو گمراہ کرنے، خیر اور بھلائی سے محروم کرنے اور جادۂ حق سے منحرف کرنے کا حریص ہے۔ بندہ مومن جب بھی اللہ تعالیٰ کی جانب چلنے کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان اس راہزن کی طرح اس کا راستہ کاٹتا ہے جو شاہ راہ عام پر انسان کی دولت پر ہاتھ صاف کرنے کی تاک میں لگا رہتا ہے۔ وہ دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے ہر چہار جانب سے حملہ آور ہوتا ہے، ایمان، عبادات اور طاعات سے برگشتہ کرنے میں کوشاں رہتا ہے۔ توفیق الٰہی کے بغیر اس کے مکروفریب اور ہتھکنڈوں سے بچنا انتہائی مشکل اور دشوار تر ہے۔

قرآن مقدس میں ان تمام مضامین کو دل کش اور پرکشش اسلوب میں بیان کیا گیا ہے تاکہ بندۂ مومن ان کو حرز جاں بنائے اور شیطان کی عیارانہ چالوں سے محفوظ و مامون رہے چند نمونے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

www.waseemziyai.com

(۱)۔ قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاكَ عَلٰۤی اِخۡوَتِكَ فَیَكِیۡدُوۡا لَكَ كَیۡدًا ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ.(۱)

ترجمہ:

کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے، بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔ (کنزالایمان)

(۲)- قَالَ اَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ. قَالَ اِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَ. قَالَ فَبِمَاۤ اَغۡوَیۡتَنِیۡ لَاَقۡعُدَنَّ لَهُمۡ صِرَاطَكَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ مِنۡ خَلۡفِهِمۡ وَ عَنۡ اَیۡمَانِهِمۡ وَ عَنۡ شَمَآىِٕلِهِمۡ ؕ وَ لَا تَجِدُ اَكۡثَرَهُمۡ شٰكِرِیۡنَ.(۲)

ترجمہ:

بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ لوگ اٹھائے جائیں (اللہ نے شیطان سے) فرمایا: تجھے مہلت ہے، بولا: تو قسم ہے اس کی کہ تو نے مجھے گم راہ کیا میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا، پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے پیچھے اور داہنے اور بائیں سے اور تو ان میں اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

(۳)-قَالَ اَرَءَیۡتَكَ هٰذَا الَّذِیۡ كَرَّمۡتَ عَلَیَّ ۫ لَىِٕنۡ اَخَّرۡتَنِ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ لَاَحۡتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیۡلًا. قَالَ اذۡهَبۡ فَمَنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمۡ جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا. وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ وَ اَجۡلِبۡ عَلَیۡهِمۡ بِخَیۡلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكۡهُمۡ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ وَعِدۡهُمۡ ؕ وَ مَا یَعِدُهُمُ الشَّیۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا. اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَكَ عَلَیۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَ كَفٰی بِرَبِّكَ وَكِیۡلًا.(۳)

ترجمہ:

بولا دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا، اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو ضرور

(1) قرآن مجید، سورہ یوسف، آیت: ۵۔

(2) قرآن مجید، سورۃ الأعراف، آیت: ۱۴ تا ۱۷۔

(3) قرآن مجید، سورۃ بنی إسرائیل، آیت: ۶۲ تا ۶۵۔

www.waseemziyai.com

میں اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا مگر تھوڑا۔ فرمایا: دور ہو، تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بے شک سب کا بدلہ جہنم ہے، بھرپور سزا، اور ڈگا (ڈگمگا) دے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے اور ان پر لام باندھ لا (فوج کشی کر) اپنے سواروں اور اپنے پیادوں کا اور ان کا ساجھی (شریک) ہو مالوں اور بچوں میں اور انھیں وعدہ دے، اور شیطان انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے، بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

(۴)۔ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًاۙ. وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا. يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا.(۱)

ترجمہ:

(سرکش شیطان) جس پر اللہ نے لعنت کی اور بولا قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا، میں ضرور انھیں بہکا دوں گا اور ضرور انھیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انھیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور ضرور انھیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ صریح ٹوٹے میں پڑا، شیطان انھیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے اور انھیں وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے۔

بندۂ مومن جب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے تو اس کا دل شیطان اور اس کے وسوسوں کا اڈا اور آماجگاہ بن جاتا ہے، اور وہ ضیق نفس، فاسد خیالات و نظریات کا شکار ہو جاتا ہے اس کے برعکس جو انسان ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے اسے انشراح صدر اور نفس کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور رحمت الٰہی اس پر سایہ فگن رہتی ہے؛ اس لیے ذکر الٰہی سے غفلت اور اس میں تساہلی سے تا مقدور بچنا اور اذکار و اوراد کے ساتھ اللہ رب العزت سے مدد طلب

(1) قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت: ۱۱۸ تا ۱۲۰۔

www.waseemziyai.com

کرنا لازم وضروری ہے کیوں کہ وہی شیطان اور اس کے شر سے حفاظت فرمانے والا ہے۔ فقر وفاقہ، دولت وثروت، سفر وحضر اور تندرستی وبیماری ہر حال میں شکر الٰہی بجالائیں کیوں کہ یہ اللہ کے حکم سے شیطان کے شر کو روک دیتی ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

(۱)- وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِۙ. وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ.(۱)

ترجمہ:

اور تم عرض کرو کہ میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے اور میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔

(۲)- وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ. اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَاهُمْ مُّبْصِرُوْنَۚ.(۲)

ترجمہ:

اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (یعنی راہ حق سے پھرنے پر ابھارے وسوسہ ڈالے) تو اللہ کی پناہ مانگ، بے شک وہی سنتا جانتا ہے، بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انھیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں، اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

محب گرامی قدر مولانا محمد کہف الوریٰ رضوی مصباحی متعلّم درجۂ فضیلت سال اخیر (۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء) جامعہ اشرفیہ مبارک پور کو میں مبارک باد پیش کرتا ہوں، انھوں نے اس موضوع سے متعلق محدث جلیل ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالیٰ کی مایہ ناز تصنیف 'مکائد الشیطان' کا عام فہم اور سلیس اردو ترجمہ کیا ہے، اس کتاب میں شیطان کے مکر وفریب اور ان سے بچنے کی تدابیر کا تفصیلی بیان ہے، احادیث و آثار سے پیش قیمت واقعات درج

---

(1) قرآن مجید، سورۃ المؤمنین، آیت: ۹۷ تا ۹۸۔

(2) قرآن مجید، سورۃ الأعراف، آیت: ۲۰۰ تا ۲۰۱۔

www.waseemziyai.com

ہیں۔ان شاءاللہ الرحمن کتاب ہر خاص وعام کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولانا موصوف کو مزید دینی خدمات کا حوصلہ عطا فرمائے اور دور حاضر کے فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین وعلیہ الصلاۃ والسلام۔

محمود علی مشاہدی مصباحی
استاذ: جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
اعظم گڑھ، یوپی

۲۸/ربیع الاول ۱۴۳۹ھ
۱۸/دسمبر ۲۰۱۷ء
بروز دوشنبہ

جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

کنزالعمال، کتاب النکاح، الباب الثامن فی بر الوالدین

www.waseemziyai.com

مصنف

"مکائد الشیطان" کا مختصر تعارف

نام ونسب : حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس بغدادی قرشی۔

لقب : ابن ابی الدنیا۔

ولادت : ۲۰۸ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ (۱)

علم وفضل : آپ نے بغداد اور اطراف کے متعدد علما و مشائخ سے بڑی توجہ اور خلوص کے ساتھ علم دین حاصل کیا، اور سعی پیہم و جہد مسلسل کے بعد علم فقہ وحدیث میں نمایاں مقام حاصل کر کے ان علوم میں مسلمانوں کے مرجع اور تشنگانِ علوم کا مرکز بنے۔

آپ کی علمی جلالت، فقہی بصیرت، حدیث شناسی اور آپ کی ثقاہت و عدالت کا اعتراف کئی محدثین اور ائمہ جرح وتعدیل نے کیا ہے۔

(۱)- حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "ابن ابی الدنیا، اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔" (۲)

(۲)- ابوحاتم رازی نے الجرح والتعدیل میں فرمایا: "ابن ابی الدنیا بغدادی اور صدوق ہیں۔" (۳)

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں فرمایا:

---

(1) سیر أعلام النبلاء، ج:۱، ص:۶۹۴، دار الفکر، بیروت۔
(2) تقریب التهذیب، ج:۱، ص: ۳۱۲، حرف العین من اسمه عبد الله، دار الفکر۔
(3) الجرح والتعدیل، ج:۵، ص:۱۹۹، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان۔

www.waseemziyai.com

(۳)-ابن ابی الدنیا بادشاہوں اور خلیفہ کے بچوں کو ادب سکھایا کرتے تھے۔ (۱)

(۴)- آپ کے تبحر علمی کا اعتراف کرتے ہوئے بعض علما نے یہاں تک فرمایا:

"ابن ابی الدنیا اپنے وسعت علمی کے سبب جسے چاہتے ہنسا دیتے اور جسے چاہتے رلا دیتے۔ (۲)

(۵)-آپ کے فضل وکمال اور علمی دقیقہ سنجی کی تائید وتوثیق ابوالقاسم ازہری کے بیان کردہ اس واقعہ سے ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جس دن ابن ابی الدنیا کی وفات ہوئی میں قاضی اسماعیل بن اسحاق کے پاس گیا اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عزت عطا فرمائے۔ تو قاضی صاحب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر ابن ابی الدنیا پر رحم فرمائے۔ ان کے ساتھ علم کثیر چلا گیا۔ (۳)

تصنیفات: آپ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ آپ نے متعدد علوم وفنون میں کتابیں تصنیف فرما کر امت مسلمہ کو گراں قدر علمی سرمایہ عطا فرمایا۔ جن میں چند اہم یہ ہیں:

(۱) كتاب الأدب (۲) اصطناع المعروف (۳) اختار الملوك (۴) انزال الحاجة بالله (۵) التكفر والاعتبار (۶) تاريخ الخلفاء (۷) التوبة (۸) التهجد (۹) الجوع (۱۰) حلم الحكما (۱۱) الخافقين (۱۲) دلائل النبوة (۱۳) ذم الدنيا (۱۴) الرهبان (۱۵) الزهد (۱۶) الشكر (۱۷) الصمت (۱۸) الصلاة على النبي (۱۹) الطبقات (۲۰) العزلة (۲۱) عقوبة الانبياء (۲۲) الفرج بعد الشدة (۲۳) قضاء الحوائج (۲۴) من عاش بعد الموت (۲۵) النوادى (۲۶) الهم والحزن (۲۷) الوصايا (۲۸) اليقين۔

ان کے علاوہ اور بھی دیگر تصانیف موجود ہیں۔

آپ کے اہم شیوخ: آپ کے شیوخ کی تعداد ۵۰۵ بتائی جاتی ہے جن میں چند اہم یہ ہیں:

احمد بن ابراہیم دورقی، احمد بن جناب، احمد بن حاتم، ابراہیم بن سعید جوہری، ابراہیم

(1) تاریخ بغداد، ج:۱۰، ص:۸۹، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان۔

(2) سير أعلام النبلاء، ج:۱۰، ص:۶۹۶، دار الفكر، بيروت۔

(3) تهذيب الكمال، ج:۵، باب العين، ص:۶۰۸، دار الكتب العلمية۔

www.waseemziyai.com

بن عبداللہ ہروی، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، اسماعیل بن ابراہیم ترجمان، اسماعیل بن عبداللہ بن زرارہ رقی، بشار بن موسیٰ، بشر بن ولید، سعید بن زنبور ہمدانی، عبداللہ بن حمار، ابوعبید قاسم بن سلام۔

آپ کے اہم تلامذہ: آپ کے تلامذہ کی تعداد ۹۴ بتائی جاتی ہے۔ چند اہم نام یہ ہیں: ابن ابی حاتم، احمد بن محمد لبنانی، ابوبکر احمد بن سلمان نجار، احمد بن خزیمہ، ابوبکر احمد بن عبد اللہ شافعی، عیسیٰ بن محمد طومارنی، ابوالحسن جوزی، ابوبکر نیشاپوری، ابوالحسن بصری۔

وفات: آپ نے بغداد شریف میں ۲۸۱ ھ کو اپنے رب کی دعوت قبول فرما کر دار فانی کو خیر آباد کہا۔ (۱)

وضو سے گناہ جھڑتے ہیں

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

جب آدمی وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور چہرہ دھونے سے چہرے کے اور سر کا مسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گناہ جھڑتے ہیں۔

المسند الامام احمد بن حنبل

(1) سیر أعلام النبلاء، ج:۱۰، ص:۹۶۷۔

www.waseemziyai.com

جنات کی قسمیں

حدیث نمبر(۱):

حضرت ابودرداؓ نے کہا کہ سرکاردوعالم ﷺ نے ارشادفرمایا:
اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے جن پیدا فرمائے ہیں۔ پہلی قسم: سانپ، بچھواور زمین کے کیڑے مکوڑے۔ دوسری قسم: وہ ہے جوفضا میں ہوا کے مانند ہے۔ تیسری قسم: ان کی ہے جن پر حساب وعقاب واقع ہوگا۔ [۱]

جنات کی ہیئت اور شکل:

حدیث نمبر(۲):

حضرت یسیر بن عمرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت عمرؓ کی بارگاہ میں بھوتوں کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا:
کوئی بھی اس صورت کو بدل نہیں سکتا جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ ہاں! جنوں میں کچھ جادوگر ہوتے ہیں جیسا کہ انسانوں میں جادوگر ہوتے ہیں، توجب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اذان کہو (یعنی بھوتوں کے دیکھنے کے وقت اذان کہو) [۲]

حدیث نمبر(۳):

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی پاک

---

(1) إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، كتاب عجائب المخلوقات، باب ماجاء في خلق الجن والإنس، ج:٦، ص:١٧٠، حديث: ٥٥٩٧، دار الوطن، رياض۔

(2) إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري، ج:٥، ص:٣٠٢، باب ذكر الجن وثوابهم وعقابهم، المطبعة الكبرىٰ، مصر۔

www.waseemziyai.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غیلان[1] کے بارے میں پوچھا گیا تو سرکار نے فرمایا:
وہ جنوں کا جادوگر گروہ ہے۔[2]

حدیث نمبر (۴):

حضرت یزید بن جابر نے فرمایا:
ہر مسلمان کے گھر کی چھت پر کوئی نہ کوئی مسلم جن ضرور ہوتا ہے، جب گھر والے دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں تو جنات بھی اتر کر ان کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔ اور جب شام کا کھانا کھاتے ہیں تو وہ ان کے ساتھ شام کا کھانا کھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ (جنوں کے ذریعہ) ان لوگوں کی (اہلِ خانہ کی) حفاظت فرماتا ہے۔[3]

ابلیس کا بچھونا:

حدیث نمبر (۵):

حضرت قیس بن ابو حازم نے کہا:
جس گھر میں کوئی بچھونا بچھا ہو، اور اس پر کوئی سوتا نہ ہو تو اس پر شیطان سوتا ہے۔

جنات آپس میں ایک دوسرے کو انسان کی عورتوں کے پیچھے لگنے سے منع کرتے ہیں:

حدیث نمبر (۶):

حضرت حسن بن حسن نے فرمایا: میں ربیع بنت معوذ بن عفراء کے پاس ایک چیز کے متعلق استفسار کے لیے گیا تو انھوں نے کہا:
میں اپنی مجلس میں بیٹھی تھی کہ اچانک میرے گھر کی چھت پھٹ گئی اور میرے قریب

(1) غیلان: جنات کی ایک نوع غیلان ہے، اہلِ عرب کا خیال تھا کہ وہ مختلف شکل اختیار کر کے لوگوں کو راستہ سے بھٹکا دیتے ہیں۔
(2) العظمة لأبي الشيخ أصبهاني، ج:۵، ص:۱۶۶۱، دارالعاصمه، رياض/ ارشاد الساری لشرح صحيح البخاری، ج:۵، ص:۳۰۴، باب ذكر الجن وثوابهم وعقابهم، المطبعة الكبرى، مصر۔
(3) العظمة لابی الشيخ اصبهانی، ج:۵، حديث:۱۰۳۹، باب ذكر الجن وخلقهن۔

www.waseemziyai.com

اس شگاف سے اونٹ یا گدھے کے برابر سیاہ فام چیز گری۔ میں نے اس سے پہلے اس طرح سیاہ فام اور بھاری بھر کم چیز نہ دیکھی تھی۔ وہ کہتی ہیں: وہ چیز مجھ سے قریب ہوئی اور اس کے ساتھ ایک کاغذ کا ٹکڑا تھا، میں نے اسے کھولا، اس میں لکھا ہوا تھا:

"من رب عکب إلی عکب"

(یہ پیغام ابلیس کے رب کی جانب سے ابلیس کی طرف ہے) نیک لوگوں کی نیک بیٹیوں پر تیرے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے پھر وہ چیز جہاں سے آئی تھی وہیں لوٹ گئی اور میں اسے دیکھ رہی تھی۔

راوی کہتے ہیں: "جو خط ان کے پاس تھا انھوں نے اسے مجھے دکھایا۔"(۱)

حدیث نمبر (۷):

حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب حضرت عمرہ بنت عبد الرحمٰن کی جاں کنی کا وقت آیا تو ان کے پاس چند تابعی تشریف لائے مثلاً حضرت عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن وغیرہ۔ ان حضرات کی موجودگی میں عمرہ پر غشی طاری ہوگئی، اچانک ان حضرات نے چھت کے ٹوٹنے کی آواز سنی اور ایک کالا سانپ چھت سے گرا جو ایک تنے کے مانند تھا، وہ عمرہ کی جانب بڑھنے لگا کہ اتنے میں سفید کاغذ کا ٹکڑا گرا جس میں لکھا ہوا تھا "اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا، عکب کے رب کی جانب سے عکب کی طرف۔ تجھے نیک لوگوں کی بیٹیوں کی طرف کوئی راہ نہیں ہے۔" جب اس نے خط دیکھا تو جہاں سے آیا تھا وہیں سے چلا گیا۔(۲)

حدیث نمبر (۸):

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا:

عوف بن عفراء کی بیٹی اپنے بستر پر لیٹی تھیں تو انھیں محسوس ہوا کہ ایک حبشی ان کے سینے پر سوار ہوگیا ہے اور اپنا ہاتھ ان کے حلق پر رکھ دیا ہے، اچانک ایک پیلے کاغذ کا ٹکڑا

---

(1) لقط المرجان فی أحکام الجان، فصل تعرض الجن نساء الإنس، ص:۱۲۸، مکتبۃ القرآن، قاهرہ۔

(2) دلائل النبوۃ للبیہقی، ج:۷، ص:۱۱۶، ۱۱۷، باب ماجاء فی حرز الربیع بنت معوذ بن عفراء، دار الکتب العلمیۃ۔

www.waseemziyai.com

آسمان و زمین کے درمیان اڑتے ہوئے ان کے سینے پر آ کر گرا، حبشی نے اسے لے کر پڑھا۔اس میں لکھا ہوا تھا (لکین کے رب کی جانب سے لکین کی طرف) نیک بندے کی بیٹی سے پرہیز کر، تجھے اس پر کوئی راہ نہیں ہے۔تو وہ اٹھا اور اپنا ہاتھ میرے حلق کی جانب بڑھایا اور اپنے ہاتھ سے میرے گھٹنے پر مارا تو وہ سوج کر بکری کے سر کی طرح ہو گیا۔ وہ (بنت عوف) کہتی ہیں، اس کے بعد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے پورا واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: اے میری بھتیجی! جب تجھے خوف ہو تو اپنا کپڑا اپنے اوپر ڈال لے ان شاء اللہ تعالیٰ تجھے کوئی چیز ہرگز ضرر نہ پہنچائے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے والد کے سبب بچا لیا، ان کے والد معرکہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ (۱)

شیطان کے مکر و فریب سے بچنے والا:

حدیث نمبر (۹):

حضرت عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم نے کہا:

دو شخص مقام اشجع سے اپنی دلھن کے پاس آ رہے تھے ایک مقام پر ایک عورت ان کے پاس آئی اور اس نے کہا: تم دونوں کا کیا ارادہ ہے؟ وہ لوگ کہنے لگے ہم اپنی عورت کے پاس جا رہے ہیں۔ اس عورت نے کہا: مجھے سب معلوم ہے جب تم لوگ فرصت پاؤ تو میرے پاس آ جانا۔ فراغت کے بعد وہ اس کے پاس پہنچے، وہ کہنے لگی میں تمھارے ساتھ چلوں گی۔ ان دونوں نے اسے اپنی ایک اونٹنی پر سوار کر لیا اور وہ ایک دوسرے کا پیچھا کرنے لگے، یہاں تک کہ جب وہ ایک ریت کے ٹیلے کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگی ”مجھے کچھ ضرورت ہے۔“ ان لوگوں نے اونٹنی بیٹھا دی۔ (اور وہ چلی گئی۔) ان دونوں نے تھوڑی دیر اس کا انتظار کیا، جب تاخیر ہوئی تو ان میں سے ایک اس کے پیچھے چلا اور وہ بھی واپس نہ آیا۔

(1) لقط المرجان فی أحکام الجان، ص:۱۲۸، مکتبۃ القرآن، قاھرہ۔

● دلائل النبوۃ للبیھقی، ج:۷، ص:۱۱۶، باب ماجاء فی حرز الربیع بنت معوذ بن عفراء، دار الکتب العلمیۃ۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

دوسرا شخص کہتا ہے کہ: میں بھی اسے تلاش کرنے نکل پڑا تو میں نے دیکھا کہ وہ عورت اس شخص کے پیٹ پر بیٹھی اس کا جگر چبا رہی ہے، میں یہ منظر دیکھتے ہی لوٹ آیا اور اپنی سواری پر سوار ہوکر اپنا راستہ تیزی سے طے کرنے لگا۔تو وہ عورت میرے سامنے آکر کہنے لگی کہ تجھے بہت جلدی ہے؟ تو میں نے کہا کہ تو نے تاخیر کردی (اسی وجہ سے میں چلا آیا) اب سواری پر بیٹھو۔اس نے دیکھا کہ مجھے اپنی سانس پر قابو نہیں ہے تو پوچھا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: بے شک ہمارے سامنے ایک ظالم و جابر بادشاہ ہے۔تو اس نے کہا: کیا میں تجھے ایک ایسی دعا نہ بتاؤں کہ اگر تو اسے بادشاہ کی ہلاکت کے لیے پڑھ لے تو تو اسے ہلاک کردے اور اس سے اپنا حق حاصل کرلے؟ میں نے کہا (بتاؤ) وہ کون سی دعا ہے، اس نے بتایا:

"اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْأَرَضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا أَذْرَتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ. أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ تَأْخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ حَقَّهُ فَخُذْ لِي حَقِّي مِنْ فُلَانٍ فَإِنَّهُ ظَلَمَنِي."

ترجمہ:

اے زمین و آسمان کے رب اور اس کے جو اس میں ہے، ہواؤں کے رب اور اس کے جسے وہ اڑائے، اور شیاطین کے رب اور اس کے جسے وہ گمراہ کرے، تو احسان فرمانے والا، زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اور عزت و بزرگی والا ہے، تو ظالم سے مظلوم کا حق دلاتا ہے، تو فلاں سے میرا حق دلا دے، کیوں کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

(وہ کہتے ہیں) کہ میں نے اس عورت سے دعا دہرانے کے بارے میں کہا تو وہ دہرانے لگی یہاں تک کہ میں نے اسے یاد کرلیا اور وہ دعا اسی کے خلاف پڑھ دیا۔

(وہ کہتے ہیں کہ) میں نے کہا "اللهم إِنَّهَا ظَلَمَتْنِي وَأَكَلَتْ أَخِي."

اے اللہ! اس نے میرے اوپر ظلم کیا اور میرے بھائی کو کھا گئی۔

وہ کہتے ہیں کہ اس کی شرم گاہ پر آسمان سے ایک آگ اتری اور اسے دو ٹکڑوں میں

تقسیم کر دیا۔ دونوں ٹکڑے اِدھر اُدھر ہو گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بھوتنی ہے جو لوگوں کو کھاتی ہے، اور رہا بھوت تو وہ جنوں سے ہے۔ لوگوں کے ساتھ لہو ولعب کرتا ہے، انھیں باطل چیزوں میں مبتلا کرتا ہے اور ریاح خارج کرتا ہے بس۔ (۱)

بھوت کو دیکھ کر کیا کرنا چاہیے؟

حدیث نمبر (۱۰):

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

بھوت دیکھنے کے وقت ہمیں اذان پکارنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (۲)

حدیث نمبر (۱۱):

حضرت معاویہ بن نفیل عجلی نے فرمایا:

میں قاضی "رے" عنبسہ بن سعید کے پاس تھا اور ان کے پاس ثعلبہ بن سہیل آئے تو عنبسہ نے ان سے کہا: تم نے سب سے زیادہ تعجب خیز چیز کون سی دیکھی ہے۔ انھوں نے کہا: میں صبح پینے کے لیے پانی رکھتا تھا اور صبح کو وہاں کچھ نہیں پاتا تھا، ایک دن میں نے دوبارہ پانی رکھا اور سورۂ یٰسین شریف پڑھ دیا، جب صبح ہوئی تو میں نے پانی کو اسی حالت پر پایا اور اندھا شیطان گھر کے چاروں طرف گھوم رہا ہے۔

"آیت الکرسی" شیطان سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے:

حدیث نمبر (۱۲):

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) غفلت کے عالم میں شیطان میرے پاس آجاتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اسے دیکھو تو "أَجِيبِي رَسُولَ الله" پکارو (یا رسول اللہ میری مدد فرمائیں) راوی کہتے ہیں کہ میں نے شیطان کو دیکھا اور اسے پکڑ لیا لیکن اس

---

(1) العظمة لأبي الشيخ اصبهانی، ج:۵، ص:۱۶۷۱، ۱۶۷۲، باب ذکر الجن وخلقهن، دار العلمية، رياض۔

(2) مصنف عبد الرزاق، ج:۵، ص:۱۶۳، حدیث:۹۲۵۲۰، المجلس العلمي، بيروت۔

www.waseemziyai.com

نے مجھے دھوکا دے دیا اور کہا: مجھے چھوڑ دو میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔

(میں نے چھوڑ دیا) پھر میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آیا تو آپ نے فرمایا: قیدی کہاں گیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے اسے چھوڑ دیا، کیوں کہ اس نے دوبارہ نہ آنے کی قسم کھائی ہے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: وہ جھوٹا ہے اور وہ جھوٹ کے عادی ہوتے ہیں۔ میں نے ایک مرتبہ پھر اسے پکڑا اس مرتبہ بھی اس نے نہ آنے کی قسم کھائی تو میں نے اسے چھوڑ دیا اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آیا۔

سرکار نے فرمایا: قیدی کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے اسے پکڑا تو اس نے دوبارہ نہ آنے کی قسم کھائی اس لیے میں نے چھوڑ دیا۔ سرکار نے فرمایا: وہ جھوٹا ہے عن قریب دوبارہ آئے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ: وہ دوبارہ پھر آیا اور میں نے اسے پکڑ لیا وہ کہنے لگا مجھے آزاد کردو میں تمھیں ایک ایسی چیز بتاؤں گا کہ اگر تم اس پر عمل کروگے تو شیطان کبھی تمھارے پاس نہیں آئے گا۔ تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اس نے کہا: "آیت الکرسی" پڑھ لیا کرو۔

راوی کہتے ہیں کہ: میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تیرا قیدی کہاں ہے؟ میں نے پورا واقعہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ جھوٹے ہوتے ہیں لیکن یہ بات اس نے سچ کہی ہے۔(۱)

حدیث نمبر(۱۳):

حضرت ابو اسید ساعدی اپنے باغ سے پھل توڑ کر اپنے کمرہ میں رکھ دیتے پھر "جن" کمرہ میں آکر اس کی چوری کر لیتے اور خراب کر دیتے، تو انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ "جن" ہے۔ لہٰذا اس کی آہٹ سننا، جب ان کی دھمک سنو تو کہو: بسم اللہ میں رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بتاؤں گا تو ایسا ہی کیا۔ جن بولا: اے اسید! تم مجھے تکلیف دیتے ہو۔ تم

(1) جامع الترمذی، ج:۲، ص:۱۱۱، أبواب فضائل القران، باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ و اٰیۃ الکرسی، مجلس برکات مبارک پور، اعظم گڑھ۔ مصنف ابن أبی شیبہ، ج:۶، ص:۹۴، حدیث: ۲۹۷۴۳، مکتبۃ الرشد، ریاض۔

www.waseemziyai.com

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور میں تم سے پختہ عہد کرتا ہوں کہ اب نہ تمھارے گھر آؤں گا، نہ پھل کی چوری کروں گا اور تمھیں ایک آیت بتاتا ہوں، گھر میں پڑھ دو گے تو "جن" وہاں نہ آئیں گے اور برتن پر پڑھ دو گے تو اس کا ڈھکن نہ کھلے گا۔ کہا وہ "آیت الکرسی" ہے پھر سرین ڈھیلی کر کے گوز چھوڑنے لگا، پھر اسید حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بتایا اور کہا کہ جب بھاگا تو گوز چھوڑ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سچ کہہ رہے ہو اور وہ جھوٹا ہے۔ (۱)

حدیث نمبر (۱۴):

حضرت ابوالاسود دؤلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا:

مجھے وہ واقعہ سنایئے جس میں آپ نے شیطان کو پکڑا تھا، تو انھوں نے کہا: مجھے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے صدقات کی حفاظت پر مامور کیا، میں نے تمام کھجور ایک کمرے میں رکھ دیا اور مجھے اس میں کچھ کمی نظر آئی میں نے اس کے بارے میں سرکار علیہ الصلاۃ السلام کو بتایا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان چراتا ہے۔ (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا، اچانک ایک سخت تاریک سایہ آیا اور دروازہ کو ڈھانپ لیا، پھر لگاتار وہ صورت بدلتا رہا اور دروازہ کے شگاف سے گھر کے اندر آ گیا، میں اسے پکڑنے کے لیے مکمل تیار تھا، جب وہ کھجور کھانے لگا تو میں نے اس پر چھلانگ لگائی اور اسے مضبوطی سے اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لے لیا۔ پھر میں نے کہا: اے دشمنِ خدا! تو شیطان نے کہا: مجھے چھوڑ دو کیوں کہ میں کثیر العیال اور فقیر ہوں، اور "نصیبین" کا جن ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے یہ گاؤں میرا مسکن تھا، لیکن بعثت نبوی کے بعد ہمیں اس گاؤں سے نکال دیا گیا۔ مجھے چھوڑ دو میں ہرگز دوبارہ نہیں آؤں گا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

میں نے اسے چھوڑ دیا۔ حضرت جبریل، سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پورے واقعہ سے آگاہ کر دیا۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز ادا فرمائی پھر سرکار کے ایک منادی نے ندا دی۔ معاذ بن جبل کہاں ہیں؟ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں

(1) المعجم الکبیر للطبرانی. ج:۱۴، ص:۱۶۵، حدیث: ۱۵۹۲۸۔

www.waseemziyai.com

حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: چور کہاں ہے؟ میں نے آپ کو پورا واقعہ بتایا سرکار ﷺ نے فرمایا: جاؤ وہ عن قریب پھر آئے گا۔ سرکار کے فرمان کے مطابق وہ دوبارہ پھر آیا۔ حضرت معاذ کہتے ہیں: میں کمرے میں گیا اور دوازہ بند کر دیا وہ پھر دروازے کے شگاف سے اندر داخل ہوا اور کھجور کھانے لگا، میں نے اس کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جیسا کہ پہلی مرتبہ کیا تھا۔

اس نے کہا: میں ہرگز دوبارہ تمھارے پاس نہیں آؤں گا، میں نے کہا: اے دشمن خدا! تو نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں دوبارہ نہیں آؤں گا؟ اس نے کہا یقیناً میں نہیں آؤں گا اور اس کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے جب کوئی شخص سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھ لیتا ہے تو اس رات کوئی جنات اس گھر میں داخل نہیں ہوتا ہے۔ (۱)

حدیث نمبر (۱۵):

حضرت ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے باغ کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے ایک چیخ سنی، آپ نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو ایک جن نے کہا: ہم قحط سالی کے شکار ہو گئے ہیں اور آپ کے پھلوں کو کھانا چاہتے ہیں، کیا آپ کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! دوسری رات پھر تشریف لے گئے اور اس بار بھی شور وغوغا سنا اور کہا یہ کیا ہے؟ ایک جن نے عرض کیا: ہم قحط سالی کے شکار ہیں اور آپ کے پھلوں کو کھانا چاہتے ہیں کیا آپ اس کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! پھر ارشاد فرمایا: کیا تم مجھے اس چیز کے بارے میں بتاؤ گے جس سے ہم تم سے محفوظ رہیں۔ اس نے کہا: وہ "آیت الکرسی" ہے۔ (یعنی آیت الکرسی شیطان سے بچنے کا ذریعہ ہے۔) (۲)

آیت الکرسی مریضوں کے لیے دوا ہے:

حدیث نمبر (۱۶):

حضرت ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص کسی درخت یا کھجور کے درخت کے پاس آیا اور وہاں اس نے ایک آواز سنی تو بات کرنا چاہا لیکن کوئی جواب نہ ملا تو اس نے

(1) دلائل النبوۃ لأبی نعیم اصبہانی۔ ج:۱، ص:۲۰۰، ۲۰۱۔ حدیث: ۵۴۷۔ دار النفائس۔ بیروت۔

(2) العظمۃ لأبی الشیخ اصبہانی۔ ج:۵، ص:۱۶۴۷۔ باب ذکر الجن و خلقھن۔ دار العاصمہ۔ ریاض۔

www.waseemziyai.com

"آیت الکرسی" شریف پڑھا تو وہ اس کے پاس اتر آیا (یعنی درخت پر موجود شخص نیچے آ گیا) اس نے نیچے اترنے والے شخص سے کہا: ہمارا ایک آدمی بیمار ہے، ہم کس کے ذریعہ اس کی دوا کریں، اس نے کہا: جس کے ذریعہ تو نے مجھے نیچے اتارا۔ (یعنی آیت الکرسی)

حدیث نمبر (۱۷):

حضرت ابومنذ کہتے ہیں ہم نے حج کیا تو ایک بڑے پہاڑ کے نیچے اترے لوگوں کا خیال تھا کہ یہاں جن رہتے ہیں۔ پانی کی طرف سے ایک بوڑھا آیا، میں نے کہا: اے ابوشمیر اس پہاڑ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ کیا یہاں کچھ دیکھا ہے؟ کہا: ہاں! ایک دن میں نے تیر کمان لی اور ڈرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں پانی کے چشمہ کے پاس ایک لکڑی کا گھر بنا کر اس میں ٹھہرا، اچانک پہاڑی بکرے آئے، میں انھیں ہٹاتا مگر وہ کچھ نہیں ڈرتے پھر اس چشمہ سے پانی پی کر اس کے پاس بیٹھ گئے۔ میں نے ایک کو تیر ماری، اس کے جگر میں لگی تو ایک چیخ کسی نے ماری پھر پہاڑ سے سب بھاگ نکلے اور ابوشمیر پر ایک پنجڑا خوفناک انداز میں پیش ہوا تو انھوں نے سفید چکا چوند کرنے والی شمع کے مانند تیر چھودی۔ کہا گیا ابن صبع ہے تو ایک بولا۔ کیوں قتل نہ کر دیا، کہا بس میں نہ تھا۔ پوچھا کیوں؟ کہا اس لیے کہ جب وہ پہاڑ پر آیا تو اس نے تعوذ پڑھ لیا تھا، جب سنا تو سکون ہو گیا۔

شیطان پر قرآن کا اثر:

حدیث نمبر (۱۸):

حضرت قیس بن حجاج نے کہا:

میرے شیطان نے مجھ سے کہا کہ جب میں تیرے اندر داخل ہوا تھا، تو جڑ کی طرح تھا، لیکن آج میری حالت گوریے کی مانند ہے، میں نے کہا: یہ کیسے؟ شیطان نے کہا: تو نے مجھے کتاب اللہ کے ذریعہ پگھلا دیا ہے۔

www.waseemziyai.com

مومن کا شیطان لاغر اور کمزور ہوتا ہے:

حدیث نمبر (۱۹):

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مومن کا شیطان لاغر و ناتواں ہوتا ہے۔ (۱)

مومن اور شیطان کے درمیان جھگڑا:

حدیث نمبر (۲۰):

حضرت ابن لہیعہ نے موسیٰ بن وردان سے روایت کرتے ہوئے حدیث بیان کی، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک مومن اپنے شیطان کو اسی طرح کمزور کردیتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی سفر میں اپنے اونٹ کو کمزور کرتا ہے۔ (۲)

حدیث نمبر (۲۱):

حضرت ابو خالد والبی سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا:

میں ایک وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اس وقت میری بیوی میرے ساتھ تھی، ہم ایک جگہ اترے، میری بیوی میرے پیچھے تھی۔ میں نے کچھ بچوں کی چیخ و پکار سنی تو بلند آواز سے قرآن پڑھنا شروع کردیا پھر میں نے کچھ چھوٹے جیسی آواز سنی (وہ لڑکے میرے پاس آئے) میں نے ان سے ان کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے جواب دیا کہ: ہم کو شیاطین نے پکڑ لیا تھا اور وہ ہمارے ساتھ لہو ولعب کر رہے تھے، جب آپ نے بلند آواز سے قرآن پاک پڑھا تو وہ لوگ ہمیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

(1) إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، كتاب عجائب المخلوقات، باب ما جاء في خلق الجن والإنس، ج:٦، ص:١٧٠، حديث: ٥٥٩٠، دار الوطن، رياض۔

(2) مسند احمد بن حنبل، ج:٢، ص:٣٨٠، حديث: ٨٩٢٧، موسسة قرطبة، قاهرة۔

www.waseemziyai.com

شیطان اور انسان کا دل:

حدیث نمبر (۲۲):

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً شیطان اپنی ناک انسان کے دل پر رکھے ہوئے ہے، تو جب بندۂ مومن اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اور جب انسان اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے، تو شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔(۱)

کلمہ "لا الہ إلا اللہ" دل سے شیطان کو بھگا دیتا ہے:

حدیث نمبر (۲۳):

حضرت عمرو بن مالک نکری کہتے ہیں میں نے ابو الجوزہ کو یہ کہتے سنا:

قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، یقیناً شیطان دلوں سے چمٹا ہوا ہے، شیطانی سوچ والا اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طاقت نہیں رکھتا، کیا تم بازاروں اور مجالس میں نہیں دیکھتے کہ شیطان تقریباً ہر دن ان میں سے کسی کے پاس آتا ہے پھر وہ ذکرِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے، شیطان کو دل سے صرف "لا الہ إلا اللہ" ہی دور کر سکتا ہے۔ پھر اس آیتِ کریمہ کی تلاوت کی:

"وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا"(۲)

اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی یاد کرتے ہو تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے۔

انسان کے کس حصہ میں شیطان رہتا ہے؟

حدیث نمبر (۲۴):

(1) اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، ج:۱، ص:۳۳۲، حديث: ۶۰۶۵، كتاب الأذكار، باب ماجاء في من ترك الذكر، دار الوطن، رياض۔

(2) قرآن مجید، سورۂ بنی اسرائیل، آیت: ۴۶۔

www.waseemziyai.com

حضرت خالد بن معدان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہر انسان کی ریڑھ کی ہڈی سے شیطان چمٹا رہتا ہے، اپنی گردن اس کے کاندھے پر لٹکائے رہتا ہے اور اس کے دل پر اپنا منھ کھولے رکھتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۵):

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا:

میں نے غور کیا تو انسان کو اللہ عزوجل اور ابلیس کے درمیان پڑا ہوا پایا، تو اگر اللہ اس کو بچانا چاہے تو بچا لیتا ہے، ورنہ اسے ابلیس لے جاتا ہے۔

کیا زلزلے شیطان کی وجہ سے آتے ہیں؟

حدیث نمبر (۲۶):

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بے شک ابلیس باندھا ہوا ہے، جب وہ حرکت کرتا ہے (تو فساد برپا ہوتا ہے) روے زمین پر دو یا دو سے زیادہ لوگوں کے درمیان جو بھی فساد ہوتا ہے یہ اسی کی حرکت کے سبب ہوتا ہے۔

بڑے شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر (۲۷):

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

شیطان تمھارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: تم کو کس نے پیدا کیا؟ تو بندہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے، پھر شیطان کہتا ہے: اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کوئی اسے پائے تو یہ کہے: "آمَنْتُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ" (میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا) کہ اس کے

www.waseemziyai.com

سبب وہ بھاگ جاتا ہے۔[1]

''ولہان'' وضو کا شیطان ہے:

حدیث نمبر (۲۸):

ابن ابی الدنیا نے اپنی اس سند سے روایت کیا جو حسن تک پہنچتی ہے، انھوں نے کہا: وضو کے شیطان کو ''ولہان'' کہا جاتا ہے۔ وہ لوگوں کو وضو میں ہنساتا ہے۔ حضرت طاؤس فرماتے ہیں: وہ شیطانوں میں سب سے زیادہ سخت شیطان ہے۔

عالم شیطان پر عابد سے زیادہ بھاری ہے:

حدیث نمبر (۲۹):

حضرت علی بن عاصم ایک بصری محدث سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ایک عالم اور ایک عابد کے درمیان راہِ سلوک میں اسلامی بھائی چارگی تھی۔ شیاطین نے ابلیس سے کہا: ہم ان دونوں کے درمیان تفریق کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تو ابلیس ملعون نے کہا: میں ان دونوں کے لیے کافی ہوں۔ تو وہ عابد کے راستے میں بیٹھ گیا، یہاں تک کہ جب عابد آیا اور ابلیس کے قریب پہنچا تو ابلیس اس کے سامنے ایک ایسے بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا جس کی پیشانی پر سجدوں کا نشان تھا، اور عابد سے کہنے لگا کہ میرے دل میں ایک سوال پیدا ہوا ہے، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

عابد نے اس سے کہا: پوچھو، اگر اس کے بارے میں مجھے معلوم ہوگا تو بتاؤں گا۔ ابلیس نے اس سے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کسی انڈے میں بغیر کسی کمی وبیشی کے زمین وآسمان، پہاڑ، درخت اور پانی جمع کرسکتا ہے؟ تو عابد متعجب ہوکر کہنے لگا، بغیر کمی بیشی کے اور عابد نے توقف کیا۔ پھر ابلیس نے کہا جاؤ۔ اور پھر شیطان اپنے ساتھیوں کے پاس جاکر کہنے لگا کہ میں نے تو عابد کو ہلاک کردیا، کیوں کہ اسے اللہ کے معاملے میں شک کرنے والا بنادیا۔

(1) كنز العمال في سنن الأقوال. ج:١٠. حديث: ١٢٣٠، فصل رابع في الشيطان و وسوسة. موسسة الرسالة..مسند ابي يعلى. ج:٨.ص:١٦٠. ح:٤٠٠٤.دار المامون للتراث.دمشق.

www.waseemziyai.com

پھر ابلیس عالم کے راستے میں بیٹھا، تو جب عالم کو آتا ہوا دیکھا تو اس کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا: میرے دل میں ایک سوال آیا ہے، میں آپ سے اس کا جواب پوچھنا چاہتا ہوں۔ تو عالم نے کہا: پوچھو، اگر جواب معلوم ہوگا تو بتاؤں گا۔ ابلیس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ کسی انڈے میں بغیر کسی کمی بیشی کے زمین و آسمان، پہاڑ، درخت اور پانی جمع کر سکتا ہے؟ عالم نے جواب دیا: ہاں۔ پھر ابلیس نے ایک انکار کرنے والے شخص کی طرح اپنے سوال کو دہرایا کہ بغیر کمی و زیادتی کیسے ہوئے؟ عالم نے ڈانٹتے ہوئے کہا: ہاں، اور اس آیت کریمہ کی تلاوت کی:

"اِنَّمَآ اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيۡـئًا اَنۡ يَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ"(۱)

اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

پھر ابلیس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: عالم کے پاس سے تم بھی اسی طرح واپس آجاتے۔

جب شیطان کسی بندۂ مومن کو فتنہ میں مبتلا نہیں کر پاتا ہے تو بہت روتا ہے:

حدیث نمبر (۳۰):

حضرت صفوان اپنے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں، کہ انھوں نے فرمایا:

جب کوئی مومن دنیا میں شیطان کے فتنہ میں مبتلا ہوئے بغیر مرجاتا ہے تو شیطان اس پر خوب روتا ہے۔

ابلیس جن کا باپ ہے:

حدیث نمبر (۳۱):

حضرت ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ابلیس جنوں کا باپ ہے جیسے حضرت آدم علیہ السلام انسان ہیں اور تمام انسانوں کے باپ ہیں اسی طرح ابلیس جن ہے اور تمام جنوں کا باپ ہے۔(۲)

(1) قرآن مجید، سورۂ یٰسین، آیت: ۸۲۔

(2) العظمة لأبي الشيخ أصبهاني، ج:۵، ص:۱۶۴۵، باب ذكر الجن وخلقهن، دار العاصمه، رياض۔

www.waseemziyai.com

ابلیس کے رونے کی آواز (اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے۔):

حدیث نمبر (۳۲):

حضرت سعید بن جبیر نے کہا:

جب اللہ تعالی نے ابلیس پر لعنت فرمائی تو اس کی صورت ملائکہ کی صورت سے بدل گئی، پھر وہ گریہ وزاری کرتے ہوئے خوب رویا۔ (بیان کیا جاتا ہے) کہ قیامت تک ہر رونے کی آواز اسی سے ہے۔

حضرت سعید نے فرمایا: جب شیطان نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو دوبارہ آہ وفغاں کیا۔

حضرت سعید فرماتے ہیں: جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو فتح کیا، تو پھر سے ابلیس نے خوب جزع وفزع کیا۔ اس وقت اس کی ذریت اس کے پاس جمع ہوگئی، تو اس نے کہا: تم سب امت محمد سے شرک میں مبتلا ہونے کی امید نہ رکھو۔ ہاں! تم ان کو دین کے معاملہ میں آزمائش میں ڈالو اور ان کے درمیان شعر گوئی اور نوحہ خوانی عام کرو۔[۱]

حدیث نمبر (۳۳):

حضرت عمرو بن دینار نے کہا:

میں نے اپنے شیخ سے سنا، کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس ملعون کو پیدا فرمایا، تو وہ خراٹے لینے لگا۔

ابلیس اور اس کا کنبہ:

حدیث نمبر (۳۴):

حضرت مجاہد فرماتے ہیں:

ابلیس کے پانچ بیٹے ہیں اور اس نے ان میں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی کام پر لگا دیا ہے۔ راوی نے ان میں سے ہر ایک کا نام شمار کیا۔ پہلا: **ثبر**، دوسرا: **اعور**، تیسرا: **مسوط**، چوتھا:

---

(1) مرجع سابق، ص: ۱۶۷۸۔

www.waseemziyai.com

داسم اور پانچواں: زلنبور رہے۔ پھر ان میں ہر ایک کا کام بیان کیا:

ثبر: وہ مصیبتوں والا ہے کہ یہ ہلاک ہونے، گریباں چاک کرنے، رخساروں کو پیٹنے اور ڈینگ مارنے کا حکم دیتا ہے۔

اعور: تو وہ زنا والا ہے، کہ وہ خود زنا کرتا ہے اور زنا کو آراستہ پیراستہ کر کے دوسروں کو زنا پر آمادہ کرتا ہے۔

مسوط: تو وہ جھوٹا ہے، جھوٹی خبر سن کر دوسروں کو بتاتا ہے، تو وہ دوسرا شخص اپنی قوم سے جا کر کہتا ہے کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا، اس کا چہرہ میں پہچانتا ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا، وہ مجھ سے ایسا ایسا بیان کر رہا تھا (اس طرح جھوٹ عام ہو جاتا ہے) اور داسم تو اس کا کام یہ ہے کہ وہ آدمی کے ساتھ اس کے گھر جاتا ہے اور گھر والوں کے عیب بتا کر اس کو ان پر غضب ناک کرتا ہے۔

زلنبور: تو وہ بازاری ہے اور اپنا جھنڈا بازار میں نصب کیے ہوئے ہے۔ (جہاں پر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے)[1]

کون سا فریب اور دھوکا ابلیس کو زیادہ محبوب ہے:

حدیث نمبر (۳۵):

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: صبح سویرے ابلیس اپنے لشکر کو زمین پر پھیلا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو گمراہ کیا میں اس کی تاج پوشی کروں گا۔ ان میں سے **ایک کہتا ہے:** میں فلاں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ تو ابلیس کہتا ہے، ہو سکتا ہے وہ دوبارہ شادی کر لے۔ **پھر دوسرا کہتا ہے:** میں فلاں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ وہ نافرمان ہو گیا۔ ابلیس نے کہا: ہو سکتا ہے کہ وہ نیکوکار ہو جائے۔ **تیسرے کہنے والے نے کہا:** میں فلاں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کر لیا۔ اس بات پر شیطان نے اسے شاباشی دی اور کہا: تم نے کام کیا ہے۔

پھر ایک شیطان نے کہا کہ میں فلاں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے شراب

(1) مرجع سابق، ص: ۱۶۸۳، ۱۶۸۴۔

www.waseemziyai.com

پی۔اس کو بھی شیطان نے سراہا اور کہا: یہ کام ہے۔آخر میں ان میں سے **ایک نے کہا:** میں فلاں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے قتل کر دیا۔تو ابلیس نے اسے خوب سراہا اور کہا: یہ کام بہت بڑا ہے۔(۱)

عورت ابلیس کا ایسا تیر ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا:

حدیث نمبر(۳۶):

حضرت حسن بن صالح نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ ایک شیطان نے ایک عورت سے کہا کہ تو میرا آدھا لشکر ہے اور تو میرا ایسا تیر ہے جس سے میں وار کرتا ہوں تو کبھی خطا نہیں کرتا اور تو میری رازداں ہے اور میری ضرورت کے وقت تو میرا پیغام پہنچاتی ہے۔(۲)

انتہائی غصہ شیطان کا پھندا ہے:

حدیث نمبر(۳۷):

حضرت وہب فرماتے ہیں ایک راہب نے شیطان سے کہا کہ انسان کی کون سی عادت تجھے اس پر آسانی سے مسلط کر دیتی ہے؟ شیطان نے کہا: **سخت غصہ۔** بے شک جب کوئی بندہ جلدی غصہ میں آجاتا ہے تو ہم اس کو ایسے الٹتے پلٹتے ہیں جیسے کوئی بچہ گیند الٹتا پلٹتا ہے۔(۳)

دنیا شیطان کا جال ہے:

حدیث نمبر(۳۸):

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو ابلیس ملعون نے اپنے شیاطین کو صحابہ کے

(1) تلبیس ابلیس لابن جوزی، ص:۳۰، الباب الثالث فی التحذیر من فتن ابلیس ومکائدہ، موسسۃ الرسالۃ، بیروت/ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، ج:۱، حدیث: ۱۲۳۰، فصل رابع فی الشیطان ووسوستہ، موسسۃ الرسالۃ، بیروت۔

(2) تلبیس ابلیس لإبن جوزی، ص:۳۰، الباب الثالث فی التحذیر من فتن ابلیس و مکائدہ، بیروت۔

(3) مرجع سابق۔

www.waseemziyai.com

پاس بھیجنا شروع کیا، لیکن وہ ابلیس کے پاس سادہ کاغذ لے کر واپس آئے، اس نے کہا: کیا بات ہے، تم ان سے کچھ فائدہ نہ حاصل کر سکے۔ انھوں نے کہا: ان کے جیسے افراد کے ساتھ کبھی بھی ہمارا سامنا نہ ہوا۔ ابلیس نے کہا: ان کے پاس ٹھہرے رہو، ہوسکتا ہے کہ دنیا ان پر ظاہر ہو جائے، اسی وقت اپنی ضرورت پوری کر سکو گے۔ (۱)

شیطان انسان کی رگوں میں گردش کرتا ہے:

حدیث نمبر (۳۹):

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم شیطان سے کیسے بچ سکتے ہیں، حالاں کہ وہ ہماری رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ (۲)

حدیث نمبر (۴۰):

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، انھوں نے فرمایا:

بے شک انسان کا شیطان سے تعلق ہے اور فرشتوں سے بھی تعلق ہے، شیطان کی قربت انسان کو برائی کرنے اور حق کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے، اور فرشتوں سے تعلق اچھائی کرنے اور حق کی تصدیق پر برانگیختہ کرتی ہے، تو جو شخص اس دوسری صفت کو پائے، تو سمجھ لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے، تو اللہ کی حمد بجا لائے۔ اور جو شخص پہلی والی خصلت محسوس کرے تو وہ اللہ کی پناہ طلب کرے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی:

"اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ" (۳)

شیطان تمھیں اندیشہ دلاتا ہے محتاجی کا، حکم دیتا ہے بے حیائی کا۔ (۴)

---

(1) مصدر سابق۔

(2) صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس، ج:۱، ص:۴۶۳، مجلس برکات مبارکپور۔

(3) قرآن مجید، سورۃ البقرۃ، آیت:۲۶۸۔

(4) جامع الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب: ومن سورة البقرة، ح: ۲۹۸۸، دار احیاء التراث العربی۔ کنز العمال، ج:۱، حدیث:۱۲۴۰، فصل رابع فی الشیطان ووسوسته۔

www.waseemziyai.com

ابلیس کی سب سے بڑی چال بازی:

حدیث نمبر(۴۱):

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء مبعوث فرمائے، ابلیس ان کو عورت کے ذریعہ ہلاک کرنے سے مایوس نہ ہوا۔

ابلیس کا اپنے رب سے گفتگو کرنا:

حدیث نمبر(۴۲):

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب ابلیس زمین پر اترا تو اس نے کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے زمین پر اتار دیا اور مجھے مردود بارگاہ کر دیا، تو میرے لیے کوئی گھر مقرر فرما دے، اللہ نے فرمایا: تیرا گھر غسل خانہ ہے۔ اس نے عرض کیا: میرے لیے بیٹھنے کی جگہ مقرر فرما دے، اللہ نے فرمایا: تیرے بیٹھنے کی جگہ بازار اور راستے کی بیٹھکیں ہیں، پھر اس نے عرض کیا: میرے لیے کوئی غذا مقرر فرما دے، اللہ نے فرمایا: ہر وہ غذا جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، پھر اس نے عرض کیا: اے اللہ! میرے لیے پینے کی کوئی چیز مقرر کر دے، فرمایا ہر نشہ آور چیز، پھر عرض کیا: میرے لیے کوئی مؤذن مقرر کر دے (یعنی ایسی چیز جو میری طرف لوگوں کو دعوت دے) فرمایا: بانسری، پھر اس نے عرض کیا: میرے لیے کتاب مقرر کر دے، تو فرمایا: گودائی (یعنی گودائی کے ذریعہ جو لکھا جائے وہ تیرے لیے کتاب ہے) پھر اس نے عرض کیا: میرے لیے کوئی بات مقرر کر دے تو فرمایا: جھوٹ، پھر عرض کیا: میرے لیے رسول (پیغام پہنچانے والا) مقرر کر دے، فرمایا: کاہن، پھر عرض کیا: میرے لیے کوئی جال پیدا کر دے، فرمایا: عورتیں (یعنی شیطان عورتوں کے ذریعہ لوگوں کو آسانی سے گمراہ کر سکتا ہے۔)[1]

---

(1) المعجم الکبیر للطبرانی، ج:۸، ص:۲۰۷، حدیث: ۷۸۸۳، مکتبۃ ابن تیمیہ، قاهرہ۔

www.waseemziyai.com

حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر (۴۳):

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا:

جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو اس میں ایک بوڑھے کو دیکھا جسے پہچانتے نہ تھے۔ فرمایا: تو کس لیے داخل ہو گیا؟ بوڑھے نے کہا: میں بس آپ کے ساتھیوں کی دل جوئی کے لیے آگیا ہوں کیوں کہ ان کے جسم اگر چہ آپ کے ساتھ ہیں، لیکن ان کے دل میرے ساتھ ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا:

اے دشمنِ خدا! نکل جا، (حقیقت میں وہ ابلیس تھا) اس نے کہا: پانچ چیزوں کی بنیاد پر میں لوگوں کو ہلاک کرتا ہوں، تین چیزیں میں آپ سے بیان کیے دیتا ہوں۔ دو چیزیں بیان نہیں کروں گا، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی کہ اے نوح! تمھیں ان تین چیزوں کی حاجت نہیں ہے اس کو حکم دو کہ وہ ان دو چیزوں کے بارے میں بتائے (جن کو وہ چھپا رہا ہے) کیوں کہ لوگ انھیں دو چیزوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ پھر ابلیس نے کہا: وہ دونوں یہ ہیں:

(۱)-حسد: اس کی وجہ سے مجھ پر لعنت کی گئی اور میں مردود بارگاہ ہوا۔

(۲)-حرص: حضرت آدم کے لیے پوری جنت مباح تھی، میں نے لالچ کے ذریعہ ان سے اپنی ضرورت پوری کی (انھوں نے اس درخت سے کھایا جس سے ان کو روکا گیا تھا)

راوی کہتے ہیں: ابلیس نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا: اے موسیٰ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول منتخب فرمایا، اور آپ سے ہم کلام ہوا۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا گناہ گار بندہ ہوں، میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، لہٰذا آپ اپنے رب کی بارگاہ میں میری سفارش فرما دیجیے تاکہ وہ میری توبہ قبول کر لے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی۔

ندا آئی اے موسیٰ! میں نے تیری دعا کو قبول کر لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا: تجھے حکم دیا گیا ہے کہ آدم کی قبر کا سجدہ کر لے، تیری توبہ قبول کر لی جائے گی۔

www.waseemziyai.com

(یہ سن کر) اس نے تکبر اختیار کیا اور غضبناک ہو کر کہنے لگا: جب وہ زندہ تھے تو میں نے ان کا سجدہ نہ کیا تو کیا مرنے کے بعد ان کا سجدہ کروں گا؟

ابلیس نے کہا: اے موسیٰ! آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری سفارش کی ہے اس وجہ سے آپ کا مجھ پر کچھ حق ہے، (اس نے کہا) تین مقام پر مجھے یاد کر لینا اور ہلاکت انھیں تینوں میں ہے۔

(۱)۔ جب تو غصہ ہو تو مجھ کو یاد کر لینا، کیوں کہ اس وقت میری بات تیرے دل میں ہوتی ہے میری نظر تیری آنکھ میں ہوتی ہے اور میں تیری رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہوں (یعنی جب بھی غصہ آئے تو سمجھ لو کہ ابلیس ہی کی بنیاد پر ہے)

(۲)۔ جنگ کے دن مجھے یاد کرنا کیوں کہ جب کوئی بندہ جہاد کے لیے جاتا ہے تو میں اسے گھر والوں کی یاد دلاتا ہوں، یہاں تک کہ وہ لوٹ آتا ہے۔

(۳)۔ غیر محرم عورت کے ساتھ بیٹھنے سے بچو کیوں کہ میں اس کا پیغام تیرے پاس لاتا ہوں اور تیرا پیغام اس تک لے جاتا ہوں۔ (یہ تینوں ابلیس کے پھندے ہیں اس لیے ان حالات میں خود پر قابو رکھنا ضروری ہے۔)[1]

حدیث نمبر (۴۴):

حضرت ابوالعالیہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی لنگر انداز ہوئی تو آپ نے جہاز کے پچھلے حصہ پر ابلیس کو دیکھا، حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: تیرے لیے تباہی ہو، تیری وجہ سے زمین والے غرق ہوئے اور تو نے انھیں ہلاک کر دیا، ابلیس نے کہا: اب میں کیا کروں؟ آپ نے کہا: توبہ کر، اس نے کہا: اپنے رب سے پوچھیے کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی، وحی آئی اے نوح! اس کی توبہ یہ ہے کہ وہ قبرِ آدم کا سجدہ کر لے۔ پھر آپ نے ابلیس سے کہا: تیرے لیے توبہ کا طریقہ مقرر کیا گیا ہے، اس نے کہا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: تو قبر آدم کا سجدہ کر لے، اس نے کہا: جب آدم باحیات تھے میں نے ان کا

(1) لقط المرجان. فصل تعرض الشیطان لنوح علیہ السلام. ص: ۱۹۴. مکتبۃ القرآن. مصر۔

www.waseemziyai.com

سجدہ نہ کیا تو کیا مرنے کے بعد میں ان کو سجدہ کروں گا۔ (۱)

حدیث نمبر(۴۵):

حضرت لیث سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

حضرت نوح علیہ السلام سے ابلیس نے ملاقات کی اور کہا: اے نوح! حسد اور حرص سے بچو، کیوں کہ میں نے حسد کیا تو جنت سے نکال دیا گیا، اور آدم نے شجرۂ ممنوعہ (جس درخت سے انھیں روکا گیا تھا) پر لالچ کیا تو جنت سے نکال دیے گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر(۴۶):

حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم فرماتے ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اسی درمیان ابلیس آیا، اس کی حالت یہ تھی کہ اس کے سر پر ایک رنگ برنگی لمبی ٹوپی تھی، جب وہ حضرت موسیٰ کے قریب پہنچا تو ٹوپی اتار کر رکھ دیا۔ پھر ان کے پاس آ کر سلام کیا "السلام علیك یا موسیٰ" (اے موسیٰ! تم پر سلامتی ہو) آپ نے کہا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: ابلیس، آپ نے فرمایا: اللہ تجھے زندہ نہ رکھے، کس لیے آیا ہے؟ اس نے کہا: میں آپ کو سلام کرنے آیا ہوں، اس قدر و منزلت کی بنیاد پر جو اللہ کے نزدیک آپ کو حاصل ہے۔ آپ نے فرمایا: جو چیز تمھارے سر پر تھی وہ کیا ہے؟ کہنے لگا اس کے ذریعہ میں انسان کے دلوں کو لے بھاگتا ہوں، آپ نے فرمایا: وہ کون سی چیز ہے کہ بندہ جب اسے کر لے تو تو اس پر غالب آ جاتا ہے؟ ابلیس نے کہا: جب کوئی خود پسندی میں مبتلا ہو جائے، اپنے عمل کو زیادہ سمجھنے لگے اور اپنے گناہوں کو بھول جائے (تو میں اس پر غالب آ جاتا ہوں) مزید یہ بھی کہا: میں آپ کو تین چیزوں سے منع کرتا ہوں:

(۱)- ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو جو آپ کے لیے حلال نہ ہو، کیوں کہ جب کوئی شخص کسی غیر محرم عورت کے ساتھ بیٹھتا ہے تو میں بذاتِ خود اس کے ساتھ ہوتا ہوں حتیٰ کہ میں اس کو عورت کے فتنہ میں مبتلا کر دیتا ہوں۔

(1) تبلیس ابلیس، ص:۲۸، ۲۹، بیروت۔

www.waseemziyai.com

(۲)- جب بھی آپ اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد کریں تو اسے ضرور پورا کریں؛ کیوں کہ جب کوئی بندہ اللہ سے عہد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں، یہاں تک کہ اس شخص کو عہد پورا نہیں کرنے دیتا۔

(۳)- جب تم صدقہ نکالنا چاہو تو فوراً نکال دو، کیوں کہ جب کوئی صدقہ نکالنا چاہتا ہے تو میں خود اس کے ساتھ رہتا ہوں یہاں تک کہ اسے ادا کرنے سے روکتا ہوں۔

پھر ابلیس یہ کہتا ہوا بھاگا، ہائے افسوس! موسیٰ ان تین چیزوں کے بارے میں جان گئے جن سے انسان کو بچنا چاہیے۔(۱)

حدیث نمبر(۴۷):

حضرت فضیل بن عیاض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم سے ہمارے بعض شیوخ نے حدیث بیان کی کہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے مناجات کررہے تھے۔ اسی دوران ابلیس آ گیا، اسی وقت ایک فرشتہ آ کر کہنے لگا: اے ابلیس! اس حالت میں تو ان سے کیا چاہتا ہے، اس نے کہا: ان سے وہی چاہتا ہوں جو ان کے باپ آدم علیہ السلام سے چاہا تھا جب کہ وہ جنت میں تھے۔(۲)

حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر(۴۸):

حضرت طلحہ بن مصرف کا بیان ہے:

ابلیس نے کہا کہ میں نے کبھی ایوب کی جانب سے کوئی ایسی چیز نہ پائی جس سے میں خوش ہو جاؤں، مگر یہ کہ جب وہ (اپنی تکلیف کی وجہ سے) کراہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ

(1) تنبیہ الغافلین بأحادیث سید المرسلین، باب عداوۃ الشیطان و معرفۃ مکایدہ، ص:۳۳۶، پور بندر گجرات۔

(2) تنبیہ الغافلین بأحادیث سید المرسلین، باب عداوۃ الشیطان و معرفۃ مکایدہ، ص:۳۳۶، پور بندر گجرات۔

www.waseemziyai.com

میں نے ان کو تکلیف پہنچا دی۔ [1]

حدیث نمبر(۴۹):

حضرت وہب بن منبہ نے فرمایا:

ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی سے کہا تم لوگوں کو کس سبب سے تکلیف پہنچی ہے، انھوں نے کہا: ”اللہ کے مقدر کرنے سے“ ابلیس نے کہا: تم میرے ساتھ چلو، وہ چل پڑیں، ابلیس نے ایک وادی میں ان کی تمام زائل نعمتوں کو دکھایا اور کہا: اگر تم میرا سجدہ کروگی تو یہ تمام چیزیں تم کو لوٹا دوں گا، آپ نے کہا: میں اپنے شوہر سے اجازت لے لوں پھر آپ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی، آپ نے فرمایا: اب تو جان لے کہ وہ شیطان ہے، اگر تو نے اس کا مطالبہ پورا کیا تو ضرور میں تجھے سو کوڑے ماروں گا۔ [2]

حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر(۵۰):

حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے بارے میں عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا:

ایک نبی نے اپنی قوم سے فرمایا: تم میں کوئی ایسا ہے جو اس بات کی ذمہ داری لے کہ وہ غضبناک نہ ہو اور میرے ساتھ میرے درجے میں ہو اور میرے بعد قوم میں میرا نائب ہو؟ ایک نوجوان نے کہا: میں ان چیزوں کی ضمانت لیتا ہوں۔ اس نبی نے مذکورہ کلمات اس نوجوان کے سامنے دہرایا، نوجوان نے کہا: میں ذمہ داری قبول کرتا ہوں، جب وہ نبی وصال فرما گئے تو وہ نوجوان ان کا قائم مقام ہوا، ایک دن ابلیس ان کے پاس انھیں غضبناک کرنے آیا، انھوں نے ایک شخص سے فرمایا: اس کے ساتھ جاؤ، وہ گیا اور واپس آکر بتایا کہ اس نے کچھ نہیں دیکھا۔ دوبارہ پھر ابلیس آیا تو انھوں نے اس کے ساتھ دوسرے کو بھیجا اس نے واپس آکر اطلاع دی کہ میں نے کچھ نہیں دیکھا۔ جب تیسری مرتبہ ابلیس آیا تو انھوں نے

(1) لقط المرجان، فصل تعرض الشیطان لأیوب علیه السلام، ص:۲۰۰، مکتبة القران۔

(2) مرجع سابق۔

www.waseemziyai.com

اس کا ہاتھ پکڑ لیا لیکن وہ نکل بھاگا، ان کا نام ذوالکفل اس وجہ سے پڑا کہ انھوں نے یہ ذمہ داری قبول کی تھی کہ غصہ نہ کریں گے۔

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر (۵۱):

حضرت وہیب بن ورد سے روایت ہے انھوں نے کہا:

ہمیں خبر پہنچی ہے کہ خبیث ابلیس، حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں آپ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: تو جھوٹا ہے، تو مجھے نصیحت نہ کر البتہ اولاد آدم کے متعلق بتا، اس نے کہا: میرے نزدیک وہ تین طرح کے ہوتے:

(۱) ان کی پہلی قسم ہم پر بہت سخت ہے ہم اس قسم کے لوگوں کے پاس جاتے ہیں یہاں تک کہ انھیں فتنہ میں مبتلا کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں لیکن وہ توبہ واستغفار کر کے ہمارا کیا دھرا اکارت کر دیتے ہیں ہم دوبارہ ان کے پاس جاتے ہیں ہم ان سے ناامید نہیں ہوتے لیکن ہم اپنے مقصد میں کامیاب بھی نہیں ہوتے گویا ہم ان کی جانب سے سخت مشقت میں مبتلا رہتے ہیں۔

(۲) دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو ہمارے قبضہ میں اسی طرح ہوتے ہیں جیسے تمھارے بچوں کے ہاتھ میں گیند، ہم جہاں چاہتے ہیں ان کو پھیر دیتے ہیں۔

(۳) اور آخری قسم تو وہ آپ ہی کی طرح معصوم ہیں، ہم ان کی جانب سے کسی چیز پر قادر نہیں۔

حضرت یحییٰ نے فرمایا: کیا تو نے مجھ پر کبھی قابو پایا ہے، وہ کہنے لگا: نہیں، مگر ایک مرتبہ جب آپ کھانا کھانے جارہے تھے میں نے آپ کے لیے اس کھانے کی لذت کو بڑھا دیا حتیٰ کہ آپ نے اپنی مقررہ مقدار سے زیادہ کھالیا۔ اور اس رات آپ سو گئے اور جس طرح نماز ادا کرتے تھے اس طرح نہ کر سکے، آپ نے فرمایا: یقیناً میں کبھی پیٹ بھر کھانا نہیں

www.waseemziyai.com

کھاؤں گا، ابلیس نے کہا: یقیناً میں آپ کے بعد کسی نبی کو نصیحت نہ کروں گا۔ (۱)

حدیث نمبر (۵۲):

حضرت عبداللہ بن خبیق سے مروی ہے انھوں نے کہا:

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے ابلیس سے ملاقات کی اور فرمایا: اے ابلیس! مجھے بتا کہ تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون لوگ ہیں، اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ کون ہیں، اس نے کہا: میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بخیل مسلمان ہیں، اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ فاسق سخی ہیں، آپ نے فرمایا: وہ کیسے؟ اس نے کہا: بخیل کا بخل مجھے کافی ہے اور فاسق سخی پر مجھے اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی سخاوت کی بنیاد پر معاف کردے اور اس کی سخاوت کو قبول کرے۔

پھر ابلیس یہ کہتا ہوا بھاگ گیا، کہ اگر آپ یحییٰ نہ ہوتے تو میں آپ کو کچھ نہ بتاتا۔ (۲)

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر (۵۳):

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں:

حضرت عیسیٰ بن مریم سے ابلیس نے ملاقات کی اور کہا: "آپ ربوبیت کے عظیم منصب پر فائز ہوئے، ماں کی گود میں آپ نے کلام کیا، حالاں کہ آپ سے پہلے اس طرح کسی نے بھی کلام نہ کیا"

حضرت عیسیٰ نے فرمایا: بلکہ ربوبیت اور عظمت اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے قوت گویائی عطا فرمائی، پھر وہ مجھے موت دے گا اس کے بعد پھر زندہ فرمائے گا۔

ابلیس نے کہا: "آپ ربوبیت کے عظیم درجے سے سرفراز ہوئے کیوں کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔"

(1) لقط المرجان، فصل تعرض الشیطان لیحییٰ علیہ السلام، ص:۲۰۱، مکتبۃ القرآن۔
(2) لقط المرجان، فصل تعرض الشیطان لیحییٰ علیہ السلام، ص:۲۰۱، مکتبۃ القرآن۔

www.waseemziyai.com

آپ نے فرمایا: ربوبیت تو اس اللہ کے لیے ہے جو مجھے اور اسے جس کو میں نے زندہ کیا موت دے گا، پھر وہ مجھے زندہ کرے گا۔

ابلیس نے کہا: "قسم خدا کی آپ زمین وآسمان کے معبود ہیں"، راوی کا بیان ہے: اس قول پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پروں کے ذریعہ اس کو ایک جھٹکا دیا جس کی وجہ سے وہ سورج کی پہلی کرن تک جا پہنچا، پھر دوسرا جھٹکا دیا تو وہ کیچڑ والے پانی میں جا پہنچا، پھر آخری جھٹکا دے کر اسے ساتویں سمندر میں داخل کر کے دھنسا دیا یہاں تک کہ اس نے کیچڑ کا مزا چکھ لیا، پھر وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلا، اے ابن مریم! جو تکلیف مجھے تم سے پہنچی ہے وہ کسی کو کسی سے نہ پہنچی ہوگی۔ (۱)

حدیث نمبر(۵۴):

حضرت طاؤس نے فرمایا:

شیطان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا: اے ابن مریم! اگر آپ سچے ہیں تو اس بلند چوٹی پر چڑھ کر خودکشی کر کے دکھایئے۔

حضرت عیسیٰ نے فرمایا: تیرے لیے تباہی ہو، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے: "اے ابن آدم! تو مجھے اپنی ہلاکت کے ذریعہ نہ آزما، میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔" (۲)

حدیث نمبر(۵۵):

حضرت ابوعثمان سے روایت ہے انھوں نے فرمایا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں آپ کے پاس ابلیس آیا اور اس نے کہا: آپ کا خیال ہے کہ ہر چیز قضا وقدر سے ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، ابلیس نے کہا: خود کو پہاڑ سے نیچے گرا دیجیے اور یہ کہیے کہ تقدیر کی بنیاد پر ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے لعین! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے، بندوں کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو

---

(1) لقط المرجان، فصل تعرض الشیطان لعیسیٰ علیہ السلام، ص:۲۰۲، مکتبۃ القرآن۔

(2) لقط المرجان، فصل تعرض الشیطان لعیسیٰ علیہ السلام، ص:۲۰۲، مکتبۃ القرآن۔

www.waseemziyai.com

آزمائیں۔ [1]

حدیث نمبر(۵۶):

حضرت سعید بن عبد العزیز نے بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے ابلیس کی جانب دیکھا اور فرمایا:

یہ دنیا کا سردار ہے، دنیا کی جانب نکلا اور دنیا ہی مانگا، دنیا کی کسی چیز میں مَیں اسے شریک نہیں کروں گا حتیٰ کہ اس پتھر میں بھی جسے میں اپنے سر کے نیچے رکھتا ہوں، اور میں جب تک دنیا میں رہوں گا کبھی ہنسوں گا نہیں۔ [2]

حدیث نمبر(۵۷):

حضرت ابن حلبس نے کہا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک شیطان دنیا کے ساتھ ہے، مال کے ساتھ اس کا مکر، خواہشات کے وقت اس کی تزئین اور شہوت کے وقت اس کی کامیابی ہے۔

محمد بن ادریس کی سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ البتہ حدیث کا آخری جز "خواہشات کے وقت اس کی کامیابی ہے" اس روایت میں نہیں ہے۔ [3]

قارون کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر(۵۸):

حضرت احمد بن ابو الحواری کہتے ہیں، میں نے ابو سلیمان اور ان کے سوا دوسروں سے سنا، انھوں نے کہا: قارون کے سامنے ابلیس ظاہر ہوا، راوی کہتے ہیں:

قارون ایک پہاڑ پر چالیس سال تک عبادت میں مشغول رہا یہاں تک کہ عبادت کے معاملے میں وہ بنو اسرائیل میں ممتاز ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: ابلیس نے قارون کے پاس اپنے چند شیاطین کو بھیجا لیکن وہ اس پر قدرت نہ پا سکے، تو وہ بذات خود قارون کے پاس آیا

(1) مرجع سابق

(2) تلبیس ابلیس. الباب الثالث فی التحذیر من فتن ابلس و مکائدہ. ص:۳۱. بیروت۔

(3) مرجع سابق. ص:۳۰۔

www.waseemziyai.com

اور اس کے ساتھ عبادت کرنے لگا، قارون کبھی کبھی کھاتا پیتا لیکن یہ کچھ نہ کھاتا پیتا، اور وہ قارون کی قوت سے زیادہ عبادت و ریاضت کرتا، راوی کہتے ہیں: کہ قارون ابلیس کے سامنے جھک گیا، تو ابلیس نے اس سے کہا: اے قارون! میں اس سے راضی ہوا، تو بنواسرائیل کے جنازے اور جماعت میں حاضر نہ ہو، راوی نے کہا: پھر ابلیس نے قارون کو پہاڑ پر شب بیداری سے روکا، یہاں تک کہ اس کو گرجا گھر میں داخل کردیا، راوی کہتے ہیں: بنواسرائیل کے لوگ ان کے پاس کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے ایک مرتبہ ابلیس نے قارون سے کہا: اے قارون! اگر ہم اس سے راضی ہیں تو ہم بنواسرائیل پر بوجھ بن گئے ہیں، قارون نے کہا: تو پھر بہتر کیا ہوگا؟ اس نے کہا: ہم ایک دن کمائیں اور جمعہ تک عبادت کریں، قاروں نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر ابلیس نے اس سے کہا: ہم اس سے راضی ہو گئے کہ نہ ہم صدقہ کریں گے اور نہ ہی کوئی کام کریں گے، تو قارون نے کہا: تو بہتر کیا ہوگا؟ ابلیس کہنے لگا ہم ایک دن عبادت کریں اور ایک دن کمائیں قارون نے اس طرح کرنا شروع کیا اور ابلیس اسے چھوڑ کر بھاگ گیا، اور قارون پر دنیا غالب آگئی۔ (نعوذ باللہ من الشیطن و شرہ)

ہم شیطان اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

بندوں کے ساتھ شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر(۵۹):

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا:

لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایک درخت کی عبادت کرتے تھے۔ ایک شخص اس کے پاس آ کر کہنے لگا: ضرور میں اِسے کاٹ دوں گا یہاں تک کہ ایک مرتبہ رضائے الٰہی کی خاطر اس درخت کو کاٹنے آیا، راستے میں شیطان اس سے انسانی صورت میں ملا اور کہنے لگا، کیا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر لوگ جس درخت کی عبادت کرتے ہیں میں اسے کاٹنا چاہتا ہوں، شیطان نے کہا: جب تو اس درخت کی عبادت نہیں کرتا تو اس کی عبادت سے تجھے کیا نقصان ہے، اس نے کہا: میں اسے ضرور کاٹوں گا، شیطان نے کہا: کیا تیرے

www.waseemziyai.com

لیے یہ بہتر نہ ہوگا کہ تو اس کو نہ کاٹے اور اس کے عوض ہر صبح تیرے تکیے کے پاس تجھے دو دینار ملیں۔ وہ کہنے لگا، اس کا ذمہ دار کون ہے؟ شیطان نے کہا: میں ذمہ دار ہوں، وہ شخص واپس ہوگیا، اور جب صبح ہوئی تو اپنے تکیے کے نیچے دو دنیار پایا، لیکن جب دوسری صبح ہوئی تو کچھ بھی نہ پاکر غضب ناک ہوا اور پھر درخت کاٹنے کے ارادہ سے نکل پڑا، اس مرتبہ شیطان اس کے سامنے اپنی اصل صورت میں ظاہر ہوا اور کہنے لگا: کہاں جارہے ہو؟ اس نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کے سوا جس درخت کی عبادت کی جاتی ہے اسے کاٹنے جارہا ہوں، شیطان نے کہا: تو جھوٹا ہے، تو اس کو نہیں کاٹ سکتا۔ اس کے باوجود وہ اس کو کاٹنے کے لیے آگے بڑھا، اسی وقت زمیں اس کو لے کر دھنس گئی قریب تھا کہ وہ مرجائے، شیطان نے اس سے کہا: تو جانتا ہے میں کون ہوں؟ میں شیطان ہوں، پہلی مرتبہ تو رضائے الٰہی کی خاطر اس درخت کو کاٹنے چلا تو میں نے دو دینار کے ذریعہ تجھے دھوکا دیا اور تو کاٹنے سے رک گیا۔ لیکن دوسری مرتبہ تو دینار کے لیے آیا ہے اسی وجہ سے میں تجھ پر قابو پاگیا۔

ایک راہب کے ساتھ شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر(۶۰):

حضرت عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

بنواسرائیل میں ایک راہب تھا شیطان نے ایک مرتبہ ایک لڑکی کو پکڑ کر اس کا گلا گھونٹ دیا اور اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس کی دوا فلاں راہب کے پاس ہے۔ گھر والے اس راہب کے پاس اپنی لڑکی لے کر گئے لیکن راہب نے اولاً قبول کرنے سے انکار کردیا، پھر وہ لوگ اصرار کرنے لگے حتی کہ راہب لڑکی کو اپنے پاس رکھنے پر راضی ہوگیا، لڑکی راہب کے پاس رہنے لگی پھر شیطان راہب کے پاس آیا اور راہب کو زنا پر اکسایا یہاں تک کہ راہب نے اس کو حاملہ کردیا، پھر شیطان اس کے پاس آیا اور کہنے لگا، اب تو آپ رسوا ہوجائیں گے۔

www.waseemziyai.com

لہٰذا بہتر یہ ہے کہ تو اسے قتل کردے اور جب اس کے گھر والے آئیں تو کہہ دینا کہ وہ اپنی فطری موت مرگئی ہے، راہب نے اس لڑکی کو قتل کر کے دفن کردیا، اب شیطان اس لڑکی کے گھر والوں کے پاس آیا اور ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ راہب نے تمھاری لڑکی کے ساتھ زنا کیا اور اسے قتل کر کے دفن کردیا، شیطان کی بات پر لڑکی کے گھر والے راہب کے پاس اپنی لڑکی کی خبر لینے آئے، راہب نے جواب دیا، وہ تو مرگئی، انھوں نے راہب کو گرفتار کرلیا۔ پھر شیطان راہب کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے ہی اس لڑکی کا گلا گھونٹا، میں نے ہی اس کے گھر والوں کو اسے تیرے پاس لانے کا مشورہ دیا، اور میں نے ہی تجھ کو اس معاملے میں پھنسایا ہے۔

لہٰذا اگر تو میری اطاعت کرے تو نجات پا جائے گا پھر اس نے کہا: میرا سجدہ کرو، راہب نے دو سجدے کیے، اسی کے متعلق اللہ فرماتا ہے:

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (۱)

شیطان کی کہاوت جب اس نے آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کرلیا، بولا: میں تجھ سے الگ ہوں۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب ہے۔ (۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر (۶۱):

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ شریف میں سجدہ ریز تھے کہ اسی درمیان ابلیس آیا اور آپ کی گردن کو روندنا چاہا، تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنے پر کے ذریعہ اس کو زور کا جھٹکا دیا یہاں تک کہ وہ "اُردُن" میں جا کے گرا۔ (۳)

(1) قرآن مجید۔ سورۃ الحشر۔ آیت:۱۶۔

(2) تنبیہ الغافلین۔ باب عداوۃ الشیطان و معرفۃ مکایدہ۔ ص:۳۴۶۔ پور بندر۔ گجرات۔

(3) دلائل النبوۃ لأبي نعيم۔ ج:۱۔ ص:۱۹۰۔ حدیث:۱۳۶۔ دار النفائس۔ بیروت۔

www.waseemziyai.com

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر(۶۲):

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کہیں تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ان سے شیطان ملا اور جھگڑنے لگا۔ یہاں تک کہ ان دونوں نے آپس میں کشتی شروع کردی۔ بالآخر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیطان کو چت کردیا۔تو شیطان نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں تم کو ایک عجیب وغریب بات بتاؤں گا،صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا اور کہا: بتاؤ شیطان نے کہا:نہیں بتاؤں گا۔

راوی کہتے ہیں: دونوں پھر لڑنے لگے یہاں تک کہ صحابی نے دوبارہ اس کو چت کر دیا، وہ کہنے لگا: مجھے چھوڑ دو، میں آپ کو ایک عجیب وغریب بات بتاؤں گا، انھوں نے چھوڑ دیا اور کہا: بتاؤ۔اس نے کہا:نہیں بتاؤں گا۔

راوی کہتے ہیں: تیسری مرتبہ بھی وہ دونوں لڑ پڑے یہاں تک کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سینہ پر سوار ہوگئے اور اس کا انگوٹھا چبانے لگے۔اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، انھوں نے کہا: جب تک تو وہ عجیب وغریب چیز نہیں بتائے گا، میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔اس نے کہا: وہ ”سورۂ بقرہ“ ہے، اس کی کسی بھی آیت کو شیطانوں کے بیچ پڑھ دیا جائے تو وہ بھاگ جائیں گے اور جس گھر میں اس کی تلاوت کی جائے اس میں کبھی شیطان داخل نہیں ہوں گے۔لوگوں نے پوچھا، اے ابوعبدالرحمٰن! وہ کون سے صحابی تھے۔انھوں نے کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سوا کون ہوں گے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر(۶۳):

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنات اور انسان سے جنگ کیا ہے، ان سے

www.waseemziyai.com

پوچھا گیا: آپ نے جنات اور انسان کے ساتھ کس طرح جنگ کیا، انھوں نے فرمایا: ایک سفر میں ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جگہ ہم نے قیام کیا، پھر میں نے اپنا مشکیزہ اور ڈول پانی لانے کے لیے لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سنو! پانی کے پاس ایک شخص آئے گا اور تمھیں پانی لینے سے منع کرے گا۔ (حضرت عمار فرماتے ہیں۔) جب میں کنویں کے منڈیر کے پاس پہنچا تو وہاں ایک سیاہ فام جنگجو شخص آیا اور کہنے لگا: "قسم خدا کی آج تم پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں لے سکتے"، اس کے بعد ہم دونوں میں کشتی ہونے لگی یہاں تک کہ میں نے اس کو چت کر دیا اور ایک پتھر کے ذریعہ اس کا منھ اور ناک توڑ دی پھر اپنا مشکیزہ بھر کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آیا۔ آپ نے فرمایا: کیا پانی کے پاس کوئی آیا تھا، میں نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ وہ کون تھا؟ میں نے کہا: نہیں! آپ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔(۱)

عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ اور شیطان:

حدیث نمبر (۶۴):

حضرت محمد بن حوط سے مروی ہے (جو اشراف مدینہ میں سے ہیں) انھوں نے صفوان بن سلیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: اہل مدینہ عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ جس وقت وہ مسجد سے نکل رہے تھے شیطان ان سے ملا اور کہا:

اے ابن حنظلہ! کیا تم مجھے پہچانتے ہو، آپ نے فرمایا: ہاں! وہ کہنے لگا: میں کون ہوں؟ انھوں نے کہا: تو شیطان ہے۔ اس نے کہا: کیسے پہچانا؟ انھوں نے کہا: میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے نکلا، لیکن تجھے دیکھتے ہی میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو گیا تو میں سمجھ گیا کہ تو شیطان ہے، اس نے کہا:

اے ابن حنظلہ! تم نے صحیح پہچانا، میں تمھیں کچھ باتیں بتاتا ہوں اسے یاد رکھنا، انھوں نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ وہ کہنے لگا: سُن لو، اگر اچھی بات ہو گی قبول کر لینا

---

(1) العظمة، ج:۵، ص:۱۶۴۷، باب ذکر الجن و خلقهن۔

www.waseemziyai.com

اور اگر بری بات ہوگی تو رد کر دینا۔ اس نے کہا: اے ابن حنظلہ! اللہ کے سوا ہرگز کسی سے کچھ نہ مانگنا اور غصے کے وقت خود پر قابو رکھنا۔

(ابلیس اور مرنے والا) جانکنی کے وقت شیطان کی چال بازیاں:

حدیث نمبر(٦٥):

حضرت عطا بن یسار نے فرمایا:

ایک شخص کی جانکنی کے وقت اس کے پاس ابلیس آیا، اور اس نے کہا: اب تو مجھ سے نہیں بچے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر(٦٦):

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا: بے شک ایک جن آپ کے لیے مکروفریب اختیار کرتا ہے تو جب آپ اپنے بستر پر تشریف لے جائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔[1]

حضرت شعبی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس ایک مرتبہ شیطان آیا اور جھگڑنے لگا دوبارہ پھر آیا اور جھگڑنے لگا تو میں نے اس کے حلق کو پکڑ لیا، تو قسم ہے اس رب کی جس نے حق کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا، میں نے اس کو اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک اس کی زبان کی ٹھنڈک میرے ہاتھ میں نہ محسوس ہونے لگی، اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو یقیناً وہ مسجد میں پڑا ہوتا۔[2]

---

(1) العظمة، ج:٥، ص:١٦٤٧، باب ذکر الجن وخلقهن۔

(2) کنز العمال، الفصل الرابع، حدیث: ١٢٨٤۔

www.waseemziyai.com

شیطان کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جلانے ارادہ:

حدیث نمبر(٦٧):

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا:

ایک شیطان ہاتھ میں آگ کا شعلہ لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے قیام فرمایا اور "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" پڑھا، اس کے باوجود وہ نہیں بھاگا، اتنے میں جبرئیل علیہ السلام خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا یہ پڑھو:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَايُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّوَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّمَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ"

میں زمین میں داخل ہونے والے، اس سے نکلنے والے، آسمان سے اترنے والے اس کی جانب چڑھنے والے اور شب وروز کے شر سے اللہ کے ان تمام کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک وفاجر تجاوز نہیں کرسکتا۔

توسرکار نے اس دعا کو پڑھا، شعلہ بجھ گیا اور وہ منہ کے بل گر پڑا۔ (١)

حدیث نمبر(٦٨):

حضرت یحییٰ بن ابو کثیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

انسان کے سینہ میں وسوسوں کا ایک دروازہ ہے، جس کے ذریعہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔ (٢)

ملعون ہونے سے پہلے ابلیس کا نام:

حدیث نمبر(٧٠):

(1) سلاح الیقظان لطرد الشیطان، ج:١، ص:١٩۔

(2) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ج:٨، ص:٦٩٣، تفسیر سورہ ناس، دار الفکر، بیروت۔

www.waseemziyai.com

حضرت ابومثنیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:
پہلے ابلیس کا نام نائل تھا، جب اس پر اللہ کی پھٹکار پڑی، اس کا نام شیطان رکھ دیا گیا۔

کیا ابلیس اشراف ملائکہ سے تھا؟

حدیث نمبر(۷۱):

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:
پہلے ابلیس کا نام عزازیل تھا اور وہ چار پر والے افضل ملائکہ سے تھا، اس کے بعد راندۂ درگاہ ہو گیا۔ (۱)

حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس لعین کے درمیان مکالمہ:

حدیث نمبر(۷۲):

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:
جب حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان کی سرزمیں پر اتارے گئے، اس وقت ان کا سر آسمان کو چھو رہا تھا، زمین نے اپنے رب سے آدم علیہ السلام کے ثقل کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت ان کے سر پر رکھا تو وہ ستر گز کم ہو گئے اور حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ کھجور، کیلا اور لیموں لے کر آئے۔ تو جب وہ زمین پر تشریف لے آئے (شیطان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اپنے رب سے عرض کیا: اے میرے رب تو نے اس کے اور میرے درمیان عداوت پیدا کر دی ہے تو اگر تو اس کے خلاف میری مدد نہیں کرے گا تو میں اس پر قادر نہ ہو سکوں تو اللہ نے فرمایا:
میں تم سے پیدا ہونے والے ہر بچے کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دوں گا، انھوں نے عرض کیا: اے رب کچھ اضافہ فرما دے۔ اللہ نے فرمایا: جب تک جسم میں روح رہے گی اس وقت تک اس کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا رہے گا۔ پھر عرض کیا: الٰہی اس پر کچھ اضافہ فرما

(1) لقط المرجان، ص:۱۹۱، باب هل كان إبليس من الملائكة، مكتبة القرآن۔

www.waseemziyai.com

دے۔تو اللہ نے فرمایا: میں ایک گناہ پر ایک گناہ اور ایک نیکی پر اس کا دس گنا اجر یا جتنا میں چاہوں لکھوں گا۔اس کے بعد ابلیس نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: اے رب یہ تیرا اکرم بندہ ہے، اگر تو اس کے خلاف میری مدد نہیں فرمائے گا تو میں اس پر قابو نہیں پا سکوں گا۔تو اللہ نے فرمایا: آدم کے لڑکوں کے برابر تیرے بھی لڑکے ہوں گے۔اس نے عرض کیا: اے رب اس پر کچھ اضافہ فرمادے۔اللہ نے فرمایا: تو ان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑے گا اور ان کے سینوں میں اپنا گھر بنالے گا۔اس نے کہا: اے رب اس پر کچھ اضافہ فرما۔تو اللہ نے فرمایا:

"اَجْلِبْ عَلَیْھِمْ بِخَیْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِکْھُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ"(۱)

اور ان پر لام (لشکر) باندھ لا اپنے سواروں اور اپنے پیادوں کا اور ان کا ساجھی (شریک) ہو مالوں اور بچوں میں۔

حدیث نمبر (۷۳):

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک شیطان انسان کے رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔(۲)

جنات سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے مومنوں کی حفاظت کرتے ہیں:

حدیث نمبر (۷۴):

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر مومن بندہ کے ساتھ تین سو ساٹھ فرشتے مقرر ہیں جو اس کی ان تمام چیزوں سے حفاظت کرتے رہتے ہیں جن پر وہ قدرت نہیں پاتا۔سات فرشتے انسان کی اسی طرح حفاظت کرتے ہیں جیسے موسم سرما میں شہد کے پیالے کو مکھیوں سے بچایا جاتا ہے۔اگر وہ فرشتے

(1) قرآن مجید، سورۃ بنی اسرائیل، آیت:۶۴۔

(2) الصحیح لمسلم، کتاب السلام، باب بیان أنه یستحب لمن رای خالیا بارسداء الخ۔ ج:۲، ص:۲۱۶، مجلس برکات، مبارکپور۔

www.waseemziyai.com

ظاہر ہو جائیں تو تم انھیں ہر نرم اور سخت زمین پر ہاتھ کو پھیلائے ہوئے اور منھ کو کھولے ہوئے دیکھو گے۔ اگر بندہ ایک لمحہ کے لیے اپنی حفاظت کرنے پر مقرر کر دیا جائے تو شیاطین اسے اچک لیں گے۔ (۱)

حدیث نمبر (۷۵):

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:
ہر بندہ کے لیے حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں ہر گرنے والی دیوار، کنویں میں گرنے اور ہر قسم کی مصیبت سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، یہاں تک کہ جب تقدیر الٰہی آتی ہے تو وہ حفاظتی گروہ رخصت ہو جاتا ہے تو تقدیر جو اسے پہنچانا چاہتی ہے، اسے پہنچا دیتی ہے۔

شیطان کا سرمہ اور اُس کا تھوک:

حدیث نمبر (۷۶):

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
یقیناً شیطان کا ایک سرمہ ہے اور تھوک ہے، جب انسان اس کا سرمہ لگا لیتا ہے تو اس کی آنکھیں ذکر الٰہی سے غافل ہو جاتی ہیں، اور جب وہ اس کا تھوک چاٹ لیتا ہے تو اس کی زبان فحش گو ہو جاتی ہے۔ (۲)

حدیث نمبر (۷۷):

حضرت سالم بن عبد اللہ نے کہا: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خبر تاخیر سے پہنچی، آپ کی بارگاہ میں ایک ایسی عورت کو لایا گیا جس پر شیطان آتا تھا۔ آپ نے اس سے حضرت عمر کے بارے میں پوچھا، وہ کہنے لگی: جب میرا شیطان آئے گا میں ان کے بارے میں بتاؤں گی، جب شیطان آیا عورت نے اس سے حضرت عمر کے بارے میں

(1) إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة. كتاب عجائب المخلوقات. باب ما جاء في خلق الجن والإنس. ج:٦. ص:١٧٠. حديث: ٥٥٩٧. دار الوطن. رياض.
(2) كنز العمال. حديث ١٢٣٢.

www.waseemziyai.com

دریافت کیا، اس نے کہا: میں نے انھیں ایک چادر لپیٹے ہوئے صدقہ کے اونٹ کی نگہبانی کرتے ہوئے پایا اور وہ ایسے شخص ہیں کہ جب بھی شیطان انھیں دیکھتا ہے اوندھے منہ گر جاتا ہے، فرشتہ ان کے سامنے ہوتا ہے اور روح القدس ان کی زبان سے گویا ہوتے ہیں۔

تمت بعون الملك الوهّاب

استخارے کی مختصر دُعا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ

"اے اللہ! میرے لیے بہتر کا انتخاب فرما اور میرے لیے بہتر پسند فرما"

سنن ترمذی، باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید، حدیث: 3516

www.waseemziyai.com

ہماری دیگر مطبوعات

مکتبہ برکات المدینہ، جامع مسجد بہارِ شریعت، بہادر آباد، کراچی

فون: 34124141 موبائل: 0321-3531922

www.waseemziyai.com